دعا

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے وقت جناب سید احتشام بخاری صاحب کو خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ جنہوں نے اس عظیم دینی کام میں ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سید احتشام بخاری صاحب کے اس تعاون کو قبول فرما کر ان کے جملہ مرحومین کی بخشش فرمائے۔ (آمین)

بالخصوص اللہ تعالیٰ بخاری صاحب کے والد سید انعام اللہ شاہ (مرحوم)، والدہ فہمیدہ انعام (مرحومہ)، ماموں سید نجم فردوس (مرحوم)، دادا سید اسد اللہ شاہ (مرحوم)، دادی نور (مرحومہ)، نانا سید محمد رفیق شاہ (مرحوم) اور نانی مزمل بیگم (مرحومہ) سمیت تمام مرحومین کی بخشش اور درجات کی بلندی فرمائے۔ (آمین)
سید احتشام بخاری صاحب اور ان کے جملہ اہل خانہ کو صحت عطا فرمائے۔ (آمین)

صدقہ جاریہ

اگر کوئی مسلمان بہن بھائی اپنے پیارے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ کتاب چھپوا کر تبلیغ اسلام کیلئے تقسیم کرنا چاہے تو براہِ کرم ان ٹیلی فون نمبرز، ای میل، یا درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔ ہم آپ کے پیارے مرحومین کے نام کی دعا کے ساتھ یہ کتابیں شائع کر دیں گے۔ (انشاء اللہ الحمید)

Idarah Qamar ul Islam
168-170 Fosbrooke Road, Small Heath
Birmingham, B10 9JP, United Kingdom.
Ph: 0044 121 773 0372 Cell: 0044 795 719 5722

بسم الله الرحمن الرحيم

صلوٰۃ الحبیب ﷺ

نماز ادا کرنے کا سُنّت طریقہ

فقہ حنفی کی روشنی میں

قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ

مصنف

علامہ حافظ محمد نصر اللہ مدنی

ادارہ قمر الاسلام برمنگھم (برطانیہ)

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: صلوٰۃ الحبیب

مصنف: علامہ حافظ محمد نصر اللہ مدنی

ناشر: ابوالفیوض حافظ سیّد محمد فاروق شاہ سیالوی
(بانی ادارہ قمر الاسلام برمنگھم، برطانیہ)

تعدادِ صفحات: 826

اشاعت بارِ اوّل: 2014ء ، 1435ھ

پروف ریڈنگ وترتیب: علامہ حافظ محمد خرم شہزاد فاروقی سیالوی
(0320-4891990)

فنی معاونت: الحاج حافظ عبدالرحمٰن سلطانی (یو۔کے)

Address:

Syed Muhammad Farooq Shah Sialvi
Idara Qamar ul Islam
168-170 Fosbrooke Road,
Small Health Birmingham, B10 9JP,
United Kingdom
Ph: 0044 121 773 0372, Cell: 0044 795 715 5722

فہرستِ مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
تقریظ مبارک	19
نشان منزل	21
تعارفی خاکہ	23
نبوت کی میراث	31
سوچ سے افضل عمل	32
کتاب فضائل الصلوٰۃ	
فضائل نماز پر چالیس اَحادِیث	35
تارکِ نماز کو کافر یا قتل کرنے میں مذاہبِ فقہاء	55
کتاب الطّھارۃ	
الاحکام الشرعیہ	73
وضو کا بیان	76
فرائض وضو	83
چوتھائی سر پر مسح کے متعلق احادیث	85
پیروں کے دُھوتے پر دلائل	87
وضو میں پاؤں دُھونے کا ثبوت کتبِ شیعہ سے	90
وضو کی سنتیں	91
مسواک کی فضیلت	93
گردِن کا مسح کرنا سنت ہے	101

وضوتوڑنے والے اُمور 103

جسم سے خون یا منہ بھر کرقے آنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے 103

نیند بھی ناقضِ وضو ہے 106

ہنسنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور نماز بھی 108

عورت کو چھونا ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟ 109

مسِ ذَکر ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟ 110

غسل کا بیان 111

حائضہ عورت کے احکام 117

غسل مسنون کا طریقہ 124

تیمم کا بیان 129

موزوں پر مسح کا بیان 138

جرابوں پر مسح کا بیان 140

کتاب مسائل الصلوٰۃ

اوقاتِ نماز 147

نمازِ فجر کا مستحب وقت 148

نمازِ ظہر کا مستحب وقت 150

نمازِ عصر کا مستحب وقت 155

نمازِ مغرب کا مستحب وقت 156

نمازِ عشاء کا مستحب وقت 158

اوقاتِ مکروہ، زوال کا مطلب 159

نمازِ فجر اور عصر کے بعد نوافل ممنوع لیکن سجدۂ تلاوت وغیرہ جائز 161

طلوعِ آفتاب سے پہلے فجر کی سنتیں ادا کرنا 161

مکہ مکرمہ میں فجر اور عصر کے بعد نوافل خلافِ سنت ہیں 163

اذان کا بیان 167

اذان کے بعد درود شریف 173

مسنون اذان کے کلمات 178

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذان دینے کی تحقیق 179

وقت سے پہلے اذان دینے کی تحقیق 180

اذان میں ترجیع کی تحقیق 182

کلماتِ اقامت کی تعداد 183

اقامت کے دوران امام اور نمازیوں کے کھڑے ہونے کی تحقیق 186

تمام غیر منقول درود بھی جائز ہیں (مسجد نبوی کے مدرس کا فتویٰ) 208

درودِ ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ قاضی شوکانی غیر مقلد کا فتویٰ 209

شجر و حجر نے السلام علیک یا رسولَ اللہ کہا 217

انبیاءِ کرام کا درود و سلام 218

صحابہ کرام کا درود 219

اذان سے قبل اور بعد درود شریف 228

تمام اوقات میں درود پڑھنا جائز ہے (سعودی مفتی کا فتویٰ) 234

اذان سے قبل حمد و ثناء اور دُعا کرنا 237

کیا اذان سے قبل درود پڑھنا اذان میں اضافہ ہے 238

اذان میں نامِ اقدس سن کر انگوٹھے چومنا 245

فضائل میں ضعیف حدیث بھی قابلِ عمل ہے 253

اقامت کے وقت درود شریف 256

اذان سے قبل درود شریف پر دلائل 258

بدعت کی حقیقت 268

نماز کی مختلف حالتوں کا بیان

نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا 296
نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں 298
ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا 299
سینہ پر ہاتھ باندھنے والی احادیث پر بحث ونظر 300
آمین بالسر (آہستہ آمین) پر دلائل 311
آمین کے متعلق خلفائے راشدین کا عمل 320
آمین بالجہر پر دلالت کرنے والی احادیث کا جائزہ 323
رفع یدین کے متعلق فقہاء کے نظریات 328
منسوخ اعمال کی مثالیں 329
نماز میں چار مرتبہ رفع یدین 334
نماز میں پانچ مرتبہ رفع یدین 335
نماز میں چھ مرتبہ رفع یدین 335
ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کا ثبوت 336
رفع یدین کے دوام پر اہل حدیثوں کے پاس ایک بھی دلیل نہیں 337
رفع یدین کے منسوخ ہونے کے دلائل 339
ترکِ رفع یدین کی احادیث کو ترجیح دینے کی وجوہات 359
رفع یدین کے متعلق مناظرہ 376

قرأت خلف الامام 380

قرأت خلف الامام کے متعلق ائمہ کے نظریات 384
عام اہل حدیثوں کا قرأت خلف الامام کے متعلق انتہائی نظریہ 387
امام کا سورۃ فاتحہ پڑھ کر طویل سکتہ کرنا بدعت ہے (ابن تیمیہ) 392

قرأت خلف الامام والی تمام احادیث منسوخ ہیں 394
اختلاف کی حیثیت 427
جواباتِ ادلہ خصوم 428
صلوٰۃ کے عموم سے استدلال کا جواب 429
من کے عموم سے استدلال کے جوابات 430
لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب کا جواب 436
اقرأ بها في نفسك کا صحیح مفہوم 439
غیر مقلدین کا غنيةُ الطالبين سے دھوکہ 441
غیر مقلدین کے جھوٹے خودساختہ جعلی دلائل 445
وہابی مناظر کا دوسرا جھوٹ 446
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ والی احادیث کی اسناد ضعیف ہیں 447
سورۃ فاتحہ کے بعد امام پر طویل سکتہ واجب نہیں 450
اعتراض فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ امام زہری کا کلام ہے 453

نمازِ وتر کا بیان 454

نماز کے بعد دعا مانگنے کا بیان 476

اجتماعی دعا 482
دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا 483

مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا بیان 485

عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے استحباب پر دلائل 487
غیر مقلدین کا نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا 494
تشہد میں انگلی کھڑی کرنا 495

نماز کی شرائط وفرائض کا بیان 497
واجبات نماز 499
سجدہ سہو کا طریقہ 500
سجدہ سہو میں ائمہ کے مسالک 503
مسافر کی نماز کا بیان
وجوب قصر میں مذاہب 529
وطن کی اقسام 532
سنن کا حکم 533
سفر میں سواری پر نفل ادا کرنا جائز ہے چاہے سواری کا منہ کسی طرف بھی ہو 535
بحری جہاز پر نماز 535
ریل میں نماز 536
ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ 538
ہوائی جہاز میں نماز 538
قضا نمازں کا بیان 539
مریض کی نماز اور کرسی پر نماز کا بیان 541
جمعہ کی سنتیں 545
خطبہء جمعہ کے دوران خطبہ نماز پڑھنا 545
مغرب سے قبل نفل پڑھنا 549
فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے 550
جلسہ استراحت 552
نمازِ عیدین کا بیان 556

نماز تراویح کا بیان 559
غیر مقلدین سے گزارش 565
نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ کا مفہوم 568
اہل حدیث، منکرِ حدیث عبداللہ چکڑالوی کے نقش قدم پر 569
مسجد نبوی شریف کے مشہور مدرس قاضی شیخ عطیہ سالم کی تحقیق 570
تنہا عشاء پڑھنے والا باجماعت وتر پڑھ سکتا ہے 571
مقتدی اور امام کے احکام کا بیان 572
نمازی کے آگے سے گزرنا 577
داڑھی منڈانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم 580
مسئلہ سیاہ خضاب 586
تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادات کی جان ہے
صحابہ کرام عین حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کیا کرتے تھے 590
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرک کی اہمیت 591
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات مبارکہ میں بھی شفاء ہے 593
اولیاء کرام کے آثار سے تبرک حاصل کرنا 594
سجدے کے احکام کا بیان 596
نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے اور بال سنوارنے کا شرعی حکم 599
نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرنے میں ائمہ کے مذاہب 601
جماعت کی فضیلت کا بیان 604
بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم 610
عورتوں پر جمعہ اور جماعت فرض نہیں 629

جماعت کی طرح جمعہ بھی عورت پر فرض نہیں 630

شہر کی شرط پر دلائل 630

شہر کی تعریف 631

جماعت کے پیچھے تنہا آدمی کا نماز پڑھنا 632

جماعت کے حصول کے لئے دوڑنا منع ہے 633

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا 633

رکوع وسجود ادا کرنے کی صحیح کیفیت 634

نماز میں سدل اور ٹخنوں سے کپڑا نیچے لٹکانا 640

فتویٰ 642

كِتَابُ الصَّلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْحَاجَةِ وَالتَّسْبِيْح

نمازِ استخارہ 645

صلوٰۃُ التسبیح 645

صلوٰۃُ الحاجت 646

صلوٰۃُ الحاجت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا 647

ولی کے وسیلہ سے دعا 648

بزرگوں کے نام کی نماز 649

صلوٰۃِ غوثیہ 650

نماز جنازہ کا بیان

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ 657

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے دلائل کا تجزیہ 659

نماز جنازہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت 661

نماز جنازہ میں اگر سورۃ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھی جائے تو بھی آہستہ پڑھنا سنت ہے 662

نماز جنازہ پڑھنے کے طریقے میں احناف کا موقف 662

نماز جنازہ میں بھی رفع یدین کرنا منسوخ ہے 664

نماز جنازہ میں رفع یدین والی احادیث ضعیف ہیں 664

نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرا جائے 665

جنازہ کے ساتھ کلمہ کا وِرد 665

نماز جنازہ کے بعد دعائے مغفرت 665

بعد از دفن دعائے مغفرت 667

قبر پر اذان دینے کی تحقیق 668

نماز جنازہ کے مسائل 670

اہلسنت کی علامت 671

غائبانہ نماز جنازہ کے متعلق ائمہ اربعہ کا نظریہ 672

حدیث نجاشی کے جوابات 672

غائبانہ نماز جنازہ کے عدم جواز پر احناف کے دلائل 676

دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے میں مذاہب 677

قبر پر نماز جنازہ 679

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ 680

کتاب الدعاء

روزمرہ پڑھی جانے والی 40 ضروری دعائیں 683

غموں اور پریشانیوں کا روحانی علاج 696

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل 703

تصانیف امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ 706

عظیم محدث ہونے کے شواہد 707
امام اوزاعی نے فرمایا: امام ابوحنیفہ عظیم شخص ہیں 708
امام باقر سے ملاقات 708
امام المسلمین 709
مقدس بوڑھا 709
فقہ حنفی حقیقت میں قرآن وحدیث وسنتِ صحابہ کا دوسرا نام ہے 712

کتاب المآخذ

اصولِ فقہ چار ہیں: قرآن، حدیث، اجماع، قیاس 717
اقسام حدیث، باعتبارِ ثبوت 717
تیسری بنیاد، اجماعِ امت 719
چوتھی بنیاد، قیاس 722
قرآن سے اجتہاد اور قیاس پر دلائل 723
حدیث سے اجتہاد اور قیاس پر دلائل 724
فقہ اور فقیہ کی فضیلت 731
رسول اللہ ﷺ فقہاء کی مجلس میں بیٹھنا پسند فرماتے ہیں 731
رسول اللہ ﷺ کی میراث فقہ کی تعلیم ہے 732
منافقین میں فقیہ نہیں ہوسکتے 732
حدیث کی فقہ اور تقلید کی حکمت 733

کتاب التقلید

تقلید 739
قرآن کریم سے تقلید پر استدلال 740
عام مسلمانوں کا تقلید کے بغیر گزارہ نہیں ہے 765

تقلیدِ واجب اور تقلیدِ حرام 766
کن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے 767
فضائل درود وسلام پر 40 احادیث 769
درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا 794
فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں 795
حکایت، خدا دیکھ رہا ہے 797
ہماری دعاؤں میں اثر کیوں نہیں 798

اختتامیہ

ایک عجیب تمثیلی واقعہ 803
کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہمیں کافی نہیں؟ 817
آل واصحابِ مصطفیٰ ﷺ کے غلام پر آگ گلزار ہوگئی 821
عاشق مصطفیٰ محمد پناہ کی کہانی، وہابی جریدہ کی زبانی 822

اِنتساب

جنتی نوجوانوں کے سردار سیدنا حضرت
اِمام حسن ، سیدنا حضرتُ اِمام حسین اور
دیگر شہدا ءِ کربلا رضی اللہ عنہم کے نام، جن کی عظیم
قربانیوں کی وجہ سے آج اِسلام زندہ ہے۔

ہدیہءِ عقیدت

مفکرِ اِسلام علامہ پروفیسر محمد حسین آسیؔ رحمۃ اللہ علیہ

بانی و مہتمم نقش لاثانی اِسلامک یونیورسٹی شکرگڑھ سیالکوٹ

............حسبِ فرمائش............

پیرِ طریقت فخرِ سادات علامہ حافظ سید محمد فاروق شاہ سیالوی، برمنگھم برطانیہ
شیرِ اہلِ سنت وفاتحِ نجدیت حضرت علامہ قاری خواجہ محمد سلیمان عثمانی
الحاج حافظ محمد عبدالرحمن سلطانی برمنگھم۔ یوکے

تقریظ مبارک

مناظر اہل سنت فاتح نجدیت مصنف کتب کثیر ابوالحقائق

علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ گوجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نماز تمام عبادتوں میں بڑی عظیم عبادت ہے اور تمام فرائض میں بڑی اہمیت اور قدر و منزلت کا حامل فریضہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی تعریف، تمجید، تقدیس، تسبیح اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور درود وسلام وذکر صالحین کا مجموعہ ہے۔ حالتِ نماز میں بندہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اور اس کے قربِ خاص کی لذتوں سے بہرہ ور۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کا مطلب ہے نماز پر ہمیشگی اختیار کرنا اور اسے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کیساتھ ادا کرنا۔ اور اسے مفسدات اور مکروہات سے بچانا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری) کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ ہی مسلمانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ مسائلِ نماز پر اہل سنت وجماعت کی متعدد کتب شائع شدہ ہیں۔ جن میں سے بعض مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ عالم با عمل، فاضلِ ذیشان، صاحبِ تحریر وتقریر، ادب ومحبت کی تصویر حضرت علامہ مولانا حافظ ابو ابراہیم محمد نصر اللہ مدنی آسوی زید فضلہ وبارك فی سعیہ نے نماز کے جملہ مسائل پر دلائل وحوالہ جات سے بھرپور اپنی نئی کاوش "صلوۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، کے نام سے ایک خوبصورت کتاب تیار کی ہے، صاحبِ کتاب علم وتحقیق سے محبت رکھتے ہیں اس لئے ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی بات بھی بے دلیل اور بغیر حوالہ نہ لکھی جائے۔ انہوں نے پیشِ نظر کتاب میں بھی اپنے اس انداز کو برقرار رکھا ہے۔ راقم الحروف اپنی مصروفیات کی بنا پر اس کتاب کو بالاستیعاب نہ پڑھ سکا صرف ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے اس دوران جو بھی مفید بات نظر آئی وہ عرض کردی

اور جو قابل اصلاح مقامات تھے ان کی نشاندہی کر دی ہے۔ امید ہے کہ مدنی صاحب کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی مقبولِ عام ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہماری لغزشیں معاف فرمائے اور اُمورِ صالحہ قبول فرما کر دارین کی برکات عطا فرمائے آمین

راقم: ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی گوجرانوالہ

فون: 0300-7422469

نشانِ منزل

حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی مرید کے لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صلوٰۃُ الحبیب ﷺ حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ القاری محمد نصر اللہ مدنی نقشبندی آسوی آ زید مجدہ کی مسائل نماز پر ضخیم وعظیم تصنیف لطیف ہے۔ جسے موصوف نے نہایت شرح و بسط اور محبت و عشق سے قلمبند فرمایا ہے۔ متعدد ابواب پر مشتمل یہ کتاب مستطاب مسلک حنفیہ کی مؤید ہے۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا امت مصطفیٰ ﷺ پر عظیم احسان ہے کہ انسانی زندگی سے متعلقہ جملہ مسائل کا حق شریعت اسلامیہ سے اس شان سے حل فرمایا ہے کہ قیامت تک امتِ مصطفیٰ کی اکثریت انہی پر عمل پیرا رہے گی کیونکہ آپ نے قرآن و سنت، آثار صحابہ اور شرعی قیاس سے ہی ہر مسئلے کو زینت بخشی ہے۔ اور پیشِ نظر کتاب ''کتاب صلوۃ الحبیب ﷺ،، میں جمع فرمودہ مسائل کا حل آپ کی ہی برکات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یوں تو اسلام کا ہر رکن اپنی اپنی حیثیت و اہمیت کا حامل ہے مگر ہر مسلمان (مرد و زن) کے لئے نماز کا مقام بہت بلند و بالا ہے کیونکہ دیگر ارکان زکوۃ، روزہ اور حج ہر ایک مسلمان پر فرض نہیں کیونکہ ان ارکان کا یومیہ ادا کرنا فرض نہیں لیکن نماز پنجگانہ ہر بالغ مرد و زن پر فرض ہے گو بعض مخصوص ایام میں عورت کو استثناء حاصل ہے۔

نماز ایسا فرض ہے کہ صحت و تندرستی، عقل و شعور کے ہوتے ہوئے کسی ایماندار کو معاف نہیں۔ لہٰذا اس کی کما حقہ ادائیگی کے لئے اس کے جملہ مسائل کو جاننا ہر نمازی کے لئے از حد ضروری ہے۔ اسی اہم ضرورت کو باحسن وجوہ بجا لانے کے لئے مولانا محمد نصر اللہ مدنی نے بڑی خوبصورتی سے ہر ایک مسئلہ پر بالوضاحت لکھا ہے۔

گوفی زمانہ لوگوں کے پاس ایسی بڑی بڑی کتابیں پڑھنے کا وقت نہیں ہے وہ اس تیز رفتاری اور میڈیا کی بے شمار سہولتوں سے آن کی آن میں مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں مگر اکثریت آج بھی ایسی ہے جو سائنسی سہولتوں سے محروم ہے۔ان کے لئے ''صلوٰۃ الحبیب،، کا مطالعہ بے شمار فوائد کا باعث ہوسکتا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف عوام بلکہ خواص خصوصاً واعظین، خطباء، مقررین اور ائمہ مساجد کے درس میں بھی معاون و مددگار نیز اسلامی چینل کے مسؤلین و مبلغین کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوسکتی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت مصنف زیدہ مجدہ کی اس مساعی جمیلہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور موصوف اپنے قلم کو ایسے بنیادی مسائل کے مؤثر ترین حل کے لئے جاری و ساری رکھیں۔

فقط محمد منشا تابش قصوری، مرید کے۔
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان
۲۰ مئی 2011ء بروز جمعۃ المبارک

تعارفی خاکہ

از: استاذ محترم حضرت **علامہ ظہور احمد بروہی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور عبادت میں اوّلین اور افضل ترین عبادت نماز ہے۔ یہ اللہ اور بندے کے تعلق کا مظہر بھی ہے اور بندے کے لئے اپنے خالق و مالک کی توجہ کے حصول کا باعث بھی۔ اس کتاب میں اسی اہم عبادت کی اہمیت، فضیلت اور تفصیلات کا بیان ہے۔

کتاب کے بارے میں کچھ عرض کرنے سے پہلے صاحب کتاب کے تعارف کا خاکہ پیش کر دینا مناسب ہوگا۔ حافظ محمد نصر اللہ مدنی بن حاجی عاشق حسین بن برکت علی صاحب کا تعلق اعوان برادری سے ہے اور ان کا آبائی گاؤں آنولہ ہے جو علامہ اقبال کے شہر سیالکوٹ سے کنگرہ روڈ پر تقریباً ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر انڈیا کی باڈر پر واقع ہے۔ لیکن مدنی صاحب کے والد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کے ایک نواحی گاؤں ''تریون سیداں،، میں مقیم تھے وہیں پر غالباً ۱۹۶۳ء میں مدنی صاحب کی ولادت ہوئی اور وہیں پر پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور والد صاحب سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور ۱۹۷۲ء میں دس سال کی عمر میں فاروق آباد میں مولانا سید عباس علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ صدیقیہ حیدریہ میں قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور ماشاء اللہ حافظہ تیز اور علم دین حاصل کرنے کا شوق تھا۔ حفظ کے ساتھ ساتھ قبلہ شاہ صاحب جو تقریر کرتے وہ انہیں یاد ہو جاتی لہٰذا دس گیارہ سال کی عمر میں ہی تقریر کرنا شروع کر دی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں والد صاحب بحری جہاز پر حج کے لئے روانہ ہونے لگے تو مدنی صاحب کو شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عالم

رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ میں داخل کرادیا گیا جہاں انہوں نے قاری محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۹۷۶ء میں حفظِ قرآن کی تکمیل کی اور آخری سبق قاری عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور انہیں سے تجوید پڑھی اور پھر ۱۹۷۷ء میں گوجرانولہ میں حضرت علامہ حاجی ابوداود محمد صادق صاحب کے مدرسہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں قاری بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قرآن پاک کی دہرائی کرتے رہے۔اس وقت مولانا اکرم رضوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی ظریف القادری صاحب بھی درس نظامی کررہے تھے اس وقت قومی اتحاد کی تحریک نظام مصطفی چل رہی تھی مدنی صاحب اس تحریک میں بھی شرکت کرتے رہے اور اس کے بعد قاری یوسف صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ صدیقیہ مستی گیٹ لاہور میں تجوید پڑھی ۔اور گاؤں آ کر مڈل سکول باجڑہ گڑھی میں داخلہ لیا اور ساتھ ہی والد صاحب کے ساتھ باجڑہ گڑھی میں کپڑے اور کریانہ کی دکان پر بھی ڈیوٹی دیتے رہے تقریباً ۱۹۸۲ء میں ان کے والد صاحب سعودی عرب چلے گئے یہ کچھ عرصہ اکیلے دکان چلاتے رہے اور پھر والد صاحب کے حکم پر دکان چھوڑ کر جامعہ حنفیہ دودروازہ میں درس نظامی میں داخلہ لے لیا یہاں پر انہوں نے ۱۹۸۴ء تک پڑھا اور پھر اسی سال فروری کے مہینہ میں ان کی شادی اپنے گاؤں میں چچا طالب حسین کی بیٹی نسرین سے ہوئی جو بہت نیک پارسا اور صابرہ وشاکرہ خاتون ہیں اور دینی کاموں میں ان کی معاون ہیں۔اور شادی کے بعد انہوں نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ میں حضرت پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سایہء عاطفت میں ادیب عربی میں داخلہ لیا۔بڑی شدومد سے حصول تعلیم میں مصروف تھے کہ ان کے والد صاحب نے ان کے لئے سعودیہ عرب کا ویزہ بھیج دیا۔اور زیارت وحاضری درِ رسالت مآب ﷺ کا شوق انہیں کشاں کشاں سعودیہ لے گیا۔منطقہ نجد کے شہر ''القصیم،، میں کچھ عرصہ مزرعہ میں کھیتی باڑی کا کام کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اونٹ اور بکریاں بھی چراتے رہے اس کے علاوہ پاکستانی اور سعودی بچوں اور نوجوانوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے اور ساتھ ہی اپنی تعلیم بھی جاری رکھی تفسیر جلالین شیخ عبدالکریم سکندر سے پڑھی۔اور وہاں انہیں احادیث حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا تو

انہوں نے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی جمع کردہ چالیس احادیث اور ریاض الصالحین حفظ کر لیں اور پھر انہیں پتہ چلا کہ کچھ نجدی لوگ صحاح ستہ حفظ کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی صحاح ستہ حفظ کرنا شروع کر دی اور پھر انہیں محکمہ اوقاف میں ملازمت مل گئی چنانچہ چار سال یہ مؤذن اور امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اور ۱۹۹۱ء میں وطن واپس آ گئے اور ماڈل ٹاؤن مرادیہ روڈ مدینہ مسجد میں امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اور ساتھ ہی جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ میں تنظیم المدارس کے درجہ عالیہ کے امتحان کی تیاری شروع کر دی چنانچہ شعبان ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۳ء کے منعقدہ امتحان میں شمولیت کی اور اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے۔اور اس کے بعد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ میں حضرت پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سایہء عاطفت میں ادیب عربی کی تیاری شروع کر دی ۱۹۹۳ء موسم بہار کے امتحان میں شمولیت کی اور درجہ دوم میں کلی طور پر پاس ہو گئے۔ سند پر تاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء لکھی ہوئی ہے۔اسی دوران رمضان المبارک مدینہ مسجد ماڈل ٹاؤن میں نماز تراویح میں قرآن پاک بھی سناتے رہے اور دن کو دورہ قرآن کرنے کے لئے وزیر آباد میں مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حاضری بھی دیتے رہے جہاں مولانا غلام فرید ہزاروی گوجرانوالہ سے مولانا غلام رسول رضوی فیصل آباد سے اور مولانا صدیق سالک ہزاروی صاحب سیالکوٹ سے تشریف لا کر دورہ قرآن کراتے رہے اور مفتی عبدالشکور ہزاروی صاحب بھی کلاس لیتے رہے۔جب امتحان ہوا تو مدنی صاحب نے تمام دورہ قرآن کرنے والے علماء میں سے پہلی پوزیشن حاصل کی جس پر انہیں خصوصی انعام سے نوازا گیا۔لیکن مدینہ پاک کی تڑپ نے انہیں چین نہیں لینے دیا دو سال بعد ۱۹۹۴ء میں پھر حجاز مقدس روانہ ہو گئے۔اس بار سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ نے خاص نظر عنایت فرمائی اور اپنے قدموں میں مدینہ پاک میں جگہ عطا فرمائی۔ایک سال بعد ۱۹۹۵ء میں اپنے تمام بچوں کو بھی مدینہ منورہ بلا لیا۔اور ۲۰۰۵ء میں پاکستان چھٹی پر آئے اور حضرت علامہ حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندی میں شرف بیعت حاصل کی۔مدینہ پاک میں مدنی صاحب نے تقریباً ۱۵ سال گذارے اس دوران آپ نے بچوں کو قرآن پاک

کی تعلیم بھی دی ور امامت بھی کرائی، ڈرائیوری بھی کی اور حجاج کرام کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارات بھی کروائیں اور زیارات مدینہ منورہ کی وڈیو سی ڈیز بھی تیار کیں جس سے آج بھی حجاج کرام استفادہ کررہے ہیں اور وہ سی ڈیز بھائی طارق صاحب کے پاس ان کی دکان واقع راجہ بازار سیالکوٹ میں دستیاب ہیں۔ رابطہ نمبر 03076157786 اور اس کے علاوہ یو ٹیوب کے زیارات مدینہ کے باب میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان سی ڈیز میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے ساتھ مدنی صاحب نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں حوالہ جات کے ساتھ ان مقامات کی تاریخ، تعارف اور فضیلت نہایت دلنشیں انداز میں اور نعتیہ اشعار سے مزین کر کے پیش کی ہے۔ جسے دیکھ کر آپ کو یوں محسوس ہوگا گویا کہ آپ مدینہ منورہ میں پھر رہے ہیں۔

سیالکوٹ پاکستان میں کافی حد تک دینی علوم میں مہارت حاصل کرنے کے باوجود حافظ صاحب علمی تشنگی سے بے نیاز نہ ہوسکے مدنی صاحب اس شعر کے مصداق ہیں ؎

دنیا سے مطلب ہمیں کیا مدرسہ ہے وطن اپنا
مریں گے کتابوں میں ہر ورق ہوگا کفن اپنا

چنانچہ اسی مشن کی تکمیل کے لئے مدینہ منورہ کی مدینہ یونیورسٹی میں ۲۰۰۶ء میں ''القسم اللغۃ العربیہ''، میں داخلہ لیا اور تین سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے اور ہر بار پہلی پوزیشن حاصل کی سوائے پہلی مرتبہ کے۔ ایسی انتھک محنت ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی اس کے پیچھے کوئی عظیم مقصد اور پھر اس مقصد سے گہری لگن ہوتی ہے اور یہ چیزیں قدرت نے انہیں خوب عطا کی ہیں۔ ان تمام مصروفیات کے باوجود مدنی صاحب حضور ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کرنا نہیں بھولتے ان کی خدمت کرنا انہیں زیارات مدینہ کرانے میں اپنی بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔

میں وہ وقت نہیں بھول سکتا جب مدنی صاحب نے مجھے اور اہل خانہ کو مدینہ منورہ کی بڑی محبت کے ساتھ اپنی گاڑی میں بٹھا کر زیارات کروائیں۔ وہ منظر اب بھی میری نگاہوں میں ہے کہ رجب شریف کا مہینہ اور ستائیسویں شب کی سہانی رات تھی کہ گنبد خضراء کے بالکل سامنے مسجد علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہوٹل میں بعض اہل محبت نے معراج النبی ﷺ کی محفل

رکھی اور مدنی صاحب نے مجھے خطاب کرنے کی دعوت دی اور میں اپنی قسمت پر ناز کررہا تھا کہ میں معراج شریف کا واقعہ صاحب معراج ﷺ کے شہر میں بیان کررہا تھا اور ساتھ ہی گنبد خضراء کا نظارہ بھی کررہا تھا اور میں دل میں کہہ رہا تھا۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء ایہہ مشتاق اکھیاں کتھے جالڑیاں
کتھے مہر علی کتھے مدینے دی گلی ایہہ مشتاق اکھیاں کتھے جالڑیاں

اور آج عجیب حسنِ اتفاق ہے کہ آج جب کتاب چھپنے جارہی ہے اور میں اپنے تلمیذ خاص مدنی صاحب کی کتاب پر تقریظ اور تعارفی خاکہ لکھ رہا ہوں تو مہینہ بھی رجب شریف کا ہے۔ اور میرے دل میں یہ آرزو مچل رہی ہے۔ اور میں عالمِ تصور میں مدنی صاحب کو مخاطب کررہا ہوں۔

اوہ کیسیاں گھڑیاں سن مہمان ساں سوہنے دے　　دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہووے
آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گذر ہووے　　میں مر کے وی نئیں مردا جے تیری نظر ہووے
دم دم نال ذکر کراں آقا تیریاں شاناں دا　　تیرے نام توں وار دیواں جنی میری عمر ہووے

بالخصوص مدنی صاحب پر حضور ﷺ کا خاص کرم یہ ہے کہ بعض لوگ سعودیہ میں دو تین سال رہ کر ہی بہکی بہکی باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں اور اپنا دین وایمان خراب کر بیٹھتے ہیں لیکن بیس سال سعودی عرب میں رہنے کے باوجود نہ صرف اپنے عقیدہ پر قائم رہے بلکہ اس قابل ہو گئے کہ تحریر وتقریر کے ذریعے دوسروں کے عقائد کی بھی حفاظت کرسکیں۔ مدنی صاحب کو باری تعالی نے محنت وریاضت کے علاوہ بھی بہت سی صفات سے نوازا ہے۔ تخریج احادیث، تصنیف وتالیف اور مسائل کی تحقیق کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے۔ اور مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت کا جذبہ بھی۔ ان کی تصانیف کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیا اور جہد مسلسل کو اپنایا ہے درج ذیل مطبوعہ کتابیں بھی انہوں نے مدینہ منورہ میں رہ کر تصنیف کی تھیں (۱) زیارات وبرکاتِ مدینہ (۲) نعت رحمۃ للعالمین ﷺ بہ زبان صحابہ وتابعین (۳) ایصال ثواب (۴) اختیارات نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۵) حاضر وناظر (۶) بے ادبوں کی پہچان۔

ان میں سے آخری چار کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں'' کرمانوالہ بک شاپ،،'' مکتبہ جمال کرم ،،داتا دربار مارکیٹ لاہور ، عطار اسلامی کتب خانہ دودروازہ سیالکوٹ 03456747131، کراچی ورائٹی ہاؤس بوچڑ خانہ روڈ سیالکوٹ ' مکتبہ عثمانیہ رحمت الہی (رام تلائی) سیالکوٹ۔اسکے علاوہ ماہنامہ ''الحقیقہ،، میں ہر ماہ آپ کے تحقیقی مقالات ومضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

''صلوۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،،

زیرنظر کتاب ''صلوۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،، حنفی نماز کے انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ نماز کی ساری جزئیات کو بھی احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آثار صحابہ کرام کے قابل اعتماد اور مستند حوالوں سے مزین کیا گیا ہے اس طرح مصنف نے عوام اہل سنت کی دیرینہ ضرورت کو پورا کردیا ہے۔اورخواص وعوام کی دعاؤں کے مستحق بنے ہیں۔بہت سی ایسی چیزیں جو عام کتب نماز میں نہیں ملتیں اس کتاب میں مستند مذکور ہیں۔اس کتاب میں ۲۸ ابواب ہیں ہر باب میں اختلافی مسائل کومستند احادیث کے حوالوں سے سلجھانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے ۔مثلا تقلید کی شرعی حیثیت ،رفع الیدین ،قرأت خلف الامام ،ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا،اذان میں انگوٹھے چومنا، فضائل درود شریف پر چالیس احادیث ، فضائل نماز میں چالیس احادیث ، اذان سے قبل اور بعد درود شریف پڑھنے کا ثبوت ،نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے دلائل کا تجزیہ، جنازہ کے ساتھ کلمہ کا ورد، نماز جنازہ کے بعد دعائے مغفرت، غائبانہ نماز جنازہ کے متعلق ائمہ اربعہ کا نظریہ، بعد از دفن دعائے مغفرت ،قبر پر اذان دینے کی تحقیق ،صلاۃ الحاجہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا ،ولی کے وسیلہ سے دعا ،بزرگوں کے نام کی نماز ،صلاۃ غوثیہ، مرد اور عورت کی نماز میں فرق ،عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے استحباب پر دلائل ،سرخ ،سفید، سیاہ اور سبز عمامہ شریف کا جواز ،غیر مقلدین کا نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا ، بحری جہاز پرنماز ،ریل میں نماز ،ہوائی جہاز میں نماز ،قضانمازں کا بیان ،مریض کی

نماز اور کرسی پر نماز پڑھنا ،نماز تراویح ،مقتدی اورامام کے احکام ،نمازی کے آگے سے گذرنا ،داڑھی منڈانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم ،مسئلہ سیاہ خضاب ، تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادات کی جان ہے ،روزمرہ پڑھی جانے والی 40 ضروری دعائیں ،غموں اور پریشانیوں کا روحانی علاج ، سجدہ کے احکام ،سجدہ میں کسی ایک انگلی کے پیٹ لگانے کے فرض نہ ہونے کی تحقیق ،نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے اور بال سنوارنے کا شرعی حکم ،نماز میں سدل اور ٹخنوں سے کپڑا نیچے لٹکانا ،امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے عظیم محدث ہونے کے شواہد، فقہ اور فقیہ کی فضیلت وغیرہا۔

کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کہ اس کو پڑھنے والا احکام نماز کے سلسلہ میں مکمل اطمینان پاتا ہے اور کوئی تشنگی محسوس نہیں کرتا اور اس کتاب کا قاری ایسے لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ احناف کی نماز صحیح احادیث کے مطابق نہیں مسکت ومستند جواب دے سکتا ہے۔

اللہ تعالی موصوف، مصنف کا زورِ قلم اور زیادہ کرے ان کے علم وفضل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور انہیں اسی طرح دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دعا گواوردعاجو

علامہ ظہور احمد بروہی

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ صدر بازار سیالکوٹ کینٹ

03074639642

نصراللہ مدنی صاحب

03328028182

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم. اَمَّا بَعۡدُ

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن و حدیث عام ہو جائے
ہر ایک پرچم سے اونچا پرچم اِسلام ہو جائے
کلام اللہ سے ہر مسلم کا دل پر نور ہو جائے
یہی ہے مقصد کہ دُنیا سے جہالت دور ہو جائے

نبوت کی میراث۔

حضرت یحیٰ بن یحیٰ صمهودی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک ﷺ کا مرض الموت طویل ہوا اور وقتِ آخر آ پہنچا، مدینہ منورہ اور دوسرے شہروں سے تمام علماء اور فقہاء امام صاحب کے مکان پر جمع ہو گئے تا کہ امامِ وقت کی آخری ملاقات سے فیض یاب اور ان کی وصیتوں سے بہرہ مند ہوں۔ یحیٰ بن یحیٰ کہتے ہیں کہ اس وقت امام مالک ﷺ کی عیادت کرنے والے مجھ سمیت ایک سوتیس علماء کرام حاضر تھے۔ میں بار بار امام مالک ﷺ کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تا کہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور وہ نظر میری سعادتِ اُخروی کا وسیلہ بن جائے۔ میں اِسی کیفیت میں تھا کہ امام صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو کبھی ہنسایا اور کبھی رُلایا۔ اس کے حکم سے زِندہ رہے اس کے حکم سے جان دیتے ہیں، اس کے بعد فرمایا موت آ گئی۔ خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے، حاضرین نے عرض کیا: اس وقت آپ کے باطن کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں اس وقت اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ گردانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں ہے اور میں خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اس کی تعلیم میں گزری ہے اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستجاب اور مشکور گمان کرتا ہوں، اس لیے کہ تمام

فرائض اور سنن اور ان کے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوئیں مثلاً حج کا اِتنا ثواب ہے اور زکوٰۃ کا اِتنا اور ان تمام معلومات کو حدیث کے طالب علم کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور یہی اصل میں نبوت کی میراث ہے۔

سوحج سے افضل عمل۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد امام مالک رحمہ اللہ نے ربیع کی ایک روایت بیان کی کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی اُلجھن دور کر دینا سوحج کرنے سے افضل ہے اور ابن شہاب زہری کی روایات سے بتایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس گفتگو کے بعد حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

(بستان المحدثین از شاہ عبد العزیز محدث دھلوی ص:139)

دُنیا سے مطلب ہمیں کیا مدرسہ ہے وطن اپنا
مریں گے کتابوں میں ہر ورق ہو گا کفن اپنا
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر ہو سکے تو خدمتِ اِسلام کر جاؤں
میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اِسی لیے مسلماں، میں اِسی لیے نمازی

☆☆☆

کِتَابُ
فَضَائِلُ الصَّلٰوۃ

فضائل نماز پر چالیس احادیثِ مبارکہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ (سورۃ الذاریات:۵۶)

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سر سبز ہیں غذا کے واسطے
سب جہاں ہے تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

نماز اور معراج۔

معراج کیا ہے؟ معراج نام ہے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کا اور یہی مقصد نماز سے حاصل ہوتا ہے کہ نماز کے ذریعے بندہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب بھی نصیب ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا بھی۔

سفر معراج کو لفظ سبحان سے شروع کیا اور نماز کو بھی لفظ سبحان سے شروع کیا، معلوم ہوا کہ نماز اور معراج کا آپس میں خاص تعلق ہے۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ (مشکوٰۃ)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کو راضی کرنا ہے تو وہ کام کریں جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور آپ کا سچا محب وہی ہے جو پانچ وقت کا نمازی ہے اور معراج کو ماننے والا بھی وہی ہے جو نماز پڑھنے والا ہے۔ بعض لوگ معراج بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں لیکن معراج کے خاص تحفہءِ نماز کے قریب نہیں جاتے حالانکہ جلسہ معراج النبی ﷺ سنت یا مستحب ہے لیکن نماز پڑھنا فرض ہے اور فرائض کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے ذریعہ مرتبہءِ ولایت

حاصل ہوتا ہے۔

نماز سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

حدیث 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِيْ وَلِياً فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ، فَإِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهٗ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے، میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ جن چیزوں کے ذریعہ بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں سب سے پسندیدہ چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق 61 باب التواضع 38 حدیث. ترقیم العالمیہ 6021. ترقیم فتح الباری من الکمپیوٹر CD الکتب التسعہ 6502 مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب ذکر اللہ، حدیث. 2266)

آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں۔

حدیث 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ بندہ سجدہ کی حالت میں

اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں بہ کثرت دُعا کیا کرو۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ 5 باب ما یقال فی الرکوع 42 حدیث 744-482
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السجود 894)

نماز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ملتا ہے۔

حدیث 3: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ: (سَلْ) فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ. قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وضو کا پانی اور ضروریات لایا (دریائے رحمتِ جوش میں آیا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مانگ کیا مانگتا ہے" میں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفاقت (آپ کا ساتھ) مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ۔ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کر۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ 5 باب ما یقال فی الرکوع 43 حدیث 754-489،
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السجود 896)

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا "مانگ کیا مانگتا ہے" اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام نعمتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک اور اِختیار میں دے دی ہیں کہ جس کو چاہیں جتنا چاہیں (بشرطِ موافقتِ تقدیر) عطا کر دیں۔

لا و ربِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

حدیث 4: حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہٖ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچیں اور نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں (اور اس عمر میں) ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کردو۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ 2 باب متی یومر الغلا م بالصلوٰۃ 26 حدیث 418۔
مشکوٰۃ 572 کتاب الصلوٰۃ)

کھول کے دیکھ چشم دل، لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں
بوڑھا ہو یا جوان ہو سب پر نماز فرض ہے
اور بچے کو دس سال کے مار کے لاؤ نماز میں
دیکھو امام تشنہ لب کیسے تھے عاشقِ نماز
تیغ تھی حلق پر رواں، سر تھا جھکا نماز میں

نماز کی اہمیت۔

باقی تمام فرائض زمین پر فرض ہوئے، نماز عرش پر بلا کر فرض کی گئی۔ جس سے معلوم ہوا کہ نماز تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ اگر حضور اکرم ﷺ کی امت کے لئے نماز سے کوئی افضل تحفہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ وہی دیتا باقی تمام احکام جبریل علیہ السلام کے واسطہ سے فرض ہوئے لیکن نماز معراج کی رات بلا واسطہ عطا ہوئی اور پھر باقی ارکان ایسے ہیں جو اُمراء پر فرض ہیں غربا پر فرض نہیں مثلاً زکوٰۃ، حج اور روزہ، مسافر اور بیمار پر فرض نہیں ہیں لیکن نماز ہر حال میں فرض ہے چاہے آدمی غریب ہو یا امیر، مسافر ہو یا مقیم، خوف ہو یا امن، بیمار ہو یا تندرست، نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

روزے سال میں ایک مرتبہ، زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ، حج زندگی میں ایک مرتبہ لیکن نماز روزانہ اور وہ بھی پانچ مرتبہ، معلوم ہوا کہ نماز اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔

تمام اعمال میں سے نماز رب کو بہت پیاری ہے۔

حدیث 5: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' میں نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا' میں نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(مسلم کتاب الایمان 2 باب بیان کون الایمان 36 حدیث 120-85 بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ 9 باب فضل الصلوٰۃ 5 حدیث 496-527 مشکوۃ کتاب الصلوٰۃ 568)

نماز میں بندہ رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے۔

حدیث 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ نمازی جب تک نماز میں رہتا ہے اپنے رب سے راز و نیاز کرتا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ 8 باب دفن النخامة 38 حدیث :399-416 مسلم کتاب المساجد
باب النہی عن البصاق: حدیث 852 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب
المساجد حدیث: 710-548)

نمازی دنیا وآخرت میں کامیاب ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ (سورۃ الاعلیٰ: 15_14)

نیز ارشادِ ربانی ہے کہ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (سورۃ المومنون: 2_1)

مزید ارشادِ ربانی ہے کہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو، اس اُمید پر کہ تمہیں کامیابی ملے۔ (سورۃ الحج: 77)

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

حدیث 7: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عزوجل اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِىْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر نماز صحیح ہوئی تو وہ کامیاب اور نجات پانے والا ہے اور اگر یہ درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور نقصان اُٹھانے والا ہے اگر فرض میں کچھ کمی رہ گئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ 2 باب ما جاء ان اوّل ما یحاسب 193 حدیث: 378
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التسبیح 40 حدیث: 1330)

نماز پڑھنے سے جنت واجب ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ * اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ * الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ المومنون: 11_9)

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ * اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ۔ وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کا جنتوں میں اعزاز واکرام ہوگا۔ (سورۃ المعارج آیت: 35_34)

حدیث 8: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

(مسلم کتاب الطہارۃ 3 باب ذکر المستحب 6 حدیث نمبر: 345-234 مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ 288)

نمازی کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

حدیث 9: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فِى الصَّلٰوةِ فُتِحَتْ لَهُ الْجِنَانُ وَكُشِفَتْ لَهُ الْحُجُبُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَاسْتَقْبَلَهُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ مَالَمْ يَمْتَخِطْ اَوْ يَتَنَخَّعْ۔ بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور رب کے درمیان حجابات ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حورعین اس کا اِستقبال کرتی ہیں جب تک ناک نہ سنکے یا نہ کھنکارے۔

(رواہ الطبرانی ترغیب کتاب الصلوٰۃ باب الترهیب من البصاق فی المسجد 440 بہارِ شریعت 5/3)

نماز جنت کی چابی ہے۔

حدیث 10: حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔** جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

(احمد-14135 مشکوٰۃ کتاب الطھارۃ الفصل الثالث294)

حدیث 11: حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: **اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔** اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ایک مہینہ کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حاکموں کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی کتاب الجمعة 3 باب ما ذکر فی فضل الصلوٰۃ 82 حدیث 559
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الثانی 571)

حدیث 12: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ **اَلْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔** عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(ابو نعیم، مشکوٰۃ کتاب النکاح باب عشرۃ النساء الفصل الثانی 3254)

حدیث 13: حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ: **لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔** جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی لوگوں کے ساتھ

آپ ﷺ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کی تو میں پہچان گیا کہ ایسا نورانی چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا (آپ یقیناً اللہ کے سچے نبی ﷺ ہیں) میں نے آپ ﷺ کا پہلا کلام جو سنا وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو اور جب لوگ سوئے ہوں (یعنی نمازِ تہجد ادا کرو) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ابن ماجة کتاب الاطعمة 24 باب اطعام الطعام 1 حدیث 3242 مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ
باب فضل الصدقة 6 الفصل الثانی 1907)

حدیث 14: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔** جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا، اس کے لئے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم ہوا میں نے اِنکار کیا، میرے لئے دوزخ ہے۔

(مسلم کتاب الایمان 2 باب اطلاق اسم الکفر 35 حدیث 115-81 مشکوٰۃ کتاب
الصلوٰۃ باب السجود 14 حدیث 895)

ذرا غور فرمائیں کہ شیطان نے صرف ایک مرتبہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کی، اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال کر جنت سے نکال دیا گیا اور انسان کو کئی سو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نماز کا حکم دیا پھر بھی جو نماز نہ پڑھے وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے کتنے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ روزانہ پانچ مرتبہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ایک مہینہ میں ایک سو پچاس مرتبہ ایک سال میں (1825) ایک ہزار آٹھ سو پچیس مرتبہ۔ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد جس نے دس سال نماز نہیں پڑھی، اس نے گویا (18250) اٹھارہ ہزار دو سو پچاس مرتبہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے　　　ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بے نماز کا حشر فرعون اور قارون کے ساتھ ہوگا۔

حدیث 15: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نُوْرٌ وَلاَ بُرْهَانٌ و نَجَاةٌ وَكَانَ يومَ القيامةِ مَعَ قارونَ وفرعونَ وهامانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ جو اس پابندی کرے گا، نماز اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات ہوجائے گی اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا، اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(احمد 6288 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الثالث578)

بے نمازی کا حشر ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اور نمازی کا حشر انبیاء، شہداء صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اس سے یہ لازم نہیں کہ بے نمازی کافر ہوجائے بلکہ بے نماز کو قیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھا دینا اس کی ذلت ہے۔ لہٰذا حدیث واضح ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ خیال رہے کہ قیامت میں ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے دنیا میں محبت تھی اور جس طرح کا وہ کام کرتا تھا۔ بے نماز چونکہ کافروں کے سے کام کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔ نمازی نبیوں اور صدیقوں کی نقل کرتا ہے، لہٰذا اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا، اس لئے اچھوں کی نقل اچھی اور بُروں کی نقل بھی بری۔ (مراۃ 368/1)

نمازی کا حشر صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

حدیث 16: حضرت عمرو بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسُولَ اللهِ أَرَاَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ فَمِمَّنْ أَنَا قَالَ: مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وفی روایة: من مات علی هذا

كان مع النبيين والصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ يوم القيامة هكذا. ونصب اصبعيه. مَالَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ۔

یارسول اللہ! (ﷺ) مجھے خبر دیجئے کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مستحق عبادت نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں اور پانچ نمازیں ادا کروں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور رات کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو صدیقین اور شہداء میں سے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو اس حالت میں مرے، وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا (اور اپنے ہاتھ کی دو اُنگلیوں کو کھڑا کیا) جب تک وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

(رواہ احمد والطبرانی' ابن خزیمہ 2212 ابن حبان 3429 ترغیب وترهیب.
کتاب الصلوٰۃ حدیث-522 کتاب البر 3688 بہار شریعت 81/5)

نمازی کیلئے جنت میں گھر تیار کیا جاتا ہے۔

حدیث 17: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ جو بندۂ مسلمان روزانہ اللہ کے فرائض کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین 7باب فضل السنن الراتبه 15 حديث1198-728
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السنن 30 حديث 1159)

بارہ رکعات سنتِ مؤکدہ ہیں جو حضور اکرم ﷺ ہمیشہ پڑھتے تھے جن کی تفصیل اس حدیث میں ہے: دو رکعات فجر سے پہلے اور چار رکعات ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعات فرضوں کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات عشاء کے بعد۔

(ترمذی حدیث380)

مغرب کے بعد کی سنتیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صلی ب
المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینھن بسوء عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشَ
سَنَةً۔ جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اُس
لئے یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی فضل التطوع حدیث399 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰ
بابُ السنن 30 حدیث 1173)

اس نماز کا نام اوّابین ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے۔ بعض علماء فرما
ہیں کہ یہ چھ رکعتیں مغرب کی سنتوں اور نفلوں کے ساتھ ہیں۔ خیال رہے کہ ان جیسی احادی
فضائل میں عبادت کا ثواب مراد ہوتا ہے نہ کہ اصل عبادت۔ لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ب
نمازِ اوّابین پڑھ کر ۱۲ سال تک نماز سے بے پرواہ ہو جاؤ۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ 226/2)

عشاء کی سنتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ما صلّی رسول اللہ ﷺ العشاء قط
فدخل علی الا صلی اربع رکعات اوست رکعات: رسول اللہ ﷺ جب بھی عشاء ک
نماز پڑھ کر میرے گھر میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے چار یا چھ رکعات ادا کیں۔

(ابو داود کتاب الصلوٰۃ 2 باب الصلوٰۃ بعد العشاء 305 حدیث 1108 مشکوٰۃ کتاب
الصلوٰۃ باب السنن 30 حدیث 1175)

ایک روایت میں گھر میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین 7 باب فضل السنن الراتبہ 16 حدیث 1201)

لہٰذا کم از کم دو رکعت ضرور پڑھی جائیں۔

نمازی پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جاتی ہے۔

حدیث 18: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى

النَّارِ۔ جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر پابندی کی تو اللہ
تعالیٰ نے اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیا۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ 2 باب ما جاء فی الرکعتین بعد الظهر 204 حدیث: 393
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السنن 30 حدیث 1167)

حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَرْبَعٌ قَبْلَ
الظُّهرِ لیس فیھن تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ ابوابُ السَّمَاءِ۔ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن
کے بیچ میں سلام نہ ہو، ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(ابو داود کتاب الصلوٰۃ 2 باب الاربع قبل الظهر 296 حدیث: 1078 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ
باب السنن 30 حدیث 1168)

عصر کی سنتیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رَحِمَ اللهُ
امْرَاءً صَلّٰی قبلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے
چار رکعات (سنتیں) ادا کیں۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ 2 باب ما جاء فی الاربع قبل العصر 206
حدیث: 395 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السنن 30 حدیث 1170)

عشاء اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے کی فضیلت۔

حدیث 19: حضرت عثمان بن عفان ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ
فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی گویا اس
نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز با جماعت ادا کی گویا اس نے ساری رات
نماز پڑھی۔

(مسلم کتاب المساجد 6 باب فضل صلوٰۃ العشاء 47 حدیث 1049-656 مشکوٰۃ کتاب
الصلوٰۃ باب فضیلۃ الصلوات 3 حدیث: 630)

نماز کیلئے مسجد کی طرف جانے پر حج کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث 20: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يَنْصِبُهٗ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهٗ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ جو کوئی فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے، اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے اور جو خاص چاشت کی نماز کے لئے نکلے کہ یہ نماز ہی اسے نکالے، اس کا ثواب عمرہ والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز جس کے درمیان کوئی بیہودہ بات نہ ہو اس کا نام عِلِّیِّیْن میں تحریر ہوگا۔

(ابو داود کتاب الصلوۃ 2 باب ما جاء فی فضل المشی 49 حدیث 471 مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب المساجد 7 الفصل الثانی حدیث: 728)

خیال رہے کہ چاشت کی نماز اور دیگر نوافل اگرچہ گھر میں افضل ہیں لیکن اگر گھر کے مشاغل اور بچوں کے شور کی وجہ سے مسجد میں پڑھے تو بھی بہتر ہیں یہاں یہ ہی مراد ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز مسجد میں ہی افضل ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ عِلِّیِّیْن ساتویں آسمان کے اوپر دفتر ہے جہاں ابرار کے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں چونکہ یہ اونچی جگہ پر واقع ہے، اس لئے اس کو عِلِّیِّیْن کہتے ہیں۔

نماز اشراق ادا کرنے پر حج اور عمرہ کا ثواب۔

حدیث 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ: قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ جس نے نماز فجر با جماعت ادا کی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ راوی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پورے کا، پورے کا، پورے کا (ثواب)۔

(ترمذی کتاب الجمعہ 3 باب ذکر ما یستحب 60 حدیث: 535 مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الذکر بعد الصلوۃ 18 حدیث: 971)

حج فرض ہے، عمرہ سنت، ایسے ہی نماز فجر فرض اور دو رکعتیں سنت۔ اس لئے ان دونوں کو جمع کرنے میں حج اور عمرے کا ثواب ہے۔

تحیۃُ الوضو ادا کرنے سے عالی مقامات حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث 22: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ: يا بلالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ما دخلتُ الجنةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ قَالَ بِلَالُ يارسولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إلا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا۔

تم کس وجہ سے جنت میں مجھ پر سبقت لے گئے، میں جنت میں کبھی بھی داخل نہ ہوا مگر اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ عرض کیا یارسول اللہ! (ﷺ) میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہو جاتا ہوں، فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے سمجھ رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا ہے۔

(ترمذی کتاب المناقب 46 باب مناقب عمر 15 حدیث 3622 مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب التطوع 39 حدیث: 1326)

اسی کی مثل حدیث بخاری اور مسلم شریف میں بھی ہے لیکن اس میں صرف تحیۃ الوضو کا ذکر ہے۔ اذان کے بعد دو رکعتوں کا ذکر نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الجمعہ 11 باب فضل الطہور 174 حدیث: 1081-1149 مسلم کتاب فضائل الصحابہ 45 باب من فضائل عمر 21 حدیث: 4497-2458 مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب التطوع 39 حدیث: 1322)

اس حدیث سے اذان کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے اور با وضو رہنے اور وضو کے بعد نفل پڑھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی نفلی عبادت کو واجب کی طرح ہمیشہ ادا کرے تو اس سے نفل حرام نہیں ہو جاتے جیسے اذان سے قبل اور بعد اور جمعہ کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور ہر نئی چیز بدعت نہیں ہوتی اور اپنے اجتہاد سے مقرر کی

ہوئی بعض عبادات پر ثواب ملتا ہے بشرطیکہ اس سے کسی سنت کی مخالفت نہ ہوتی ہو یا حضور اقدس ﷺ نے اس سے منع نہ کیا ہو جیسے فرض نماز کے بعد اور سنتیں اور نوافل ادا کرنے کے بعد اجتماعی دعا مانگنا یا اجتماعی ذکر کرنا وغیرہ۔ یہ اُمور جائز ہیں کیونکہ شریعت میں اس سے منع نہیں کیا گیا۔

نماز دخولِ جنت کا سبب ہے۔

حدیث 23: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: يارسولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمضانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ: یارسول اللہ! (ﷺ) آپ مجھے ایسے عمل کی خبر دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مجھ سے بہت بڑا سوال کیا ہے لیکن یہ اس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور کعبہ کا حج کرو۔

(ترمذی کتاب الایمان 37 باب ما جاء فی حرمۃ الصلوٰۃ 8 حدیث: 2541 مشکوٰۃ کتاب الایمان الفصل الثانی حدیث: 29)

نماز سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

حدیث 24: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَقَالَ يا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يارسولَ اللهِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ • نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے۔ حضور انور ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ لیں چنانچہ پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی۔ حضور! حاضر ہوں۔ فرمایا: جب مسلمان بندہ اللہ

تعالیٰ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (احمد 20576 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الثالث 576)

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

حدیث 25: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللهُ تعالىٰ "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ يارسُولَ اللهِ اَلِي هٰذَا؟ قَالَ: لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِم۔ ایک مرد نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو یہ خبر دی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری "کہ دن کے کناروں اور رات کی ساعتوں میں نماز قائم کرو، نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں"، اس نے کہا یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا: میری ساری اُمت کے لئے ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ 9 باب الصلوٰۃ کفارۃ 4 حدیث: 495-526 مسلم کتاب التوبہ 50 باب قولہ تعالیٰ اِنَّ الحسنات 7 حدیث: 4963-2763 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الاول 566)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خطائیں معاف کرانے کے لئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اس آیت پر عمل کرتے تھے "اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب! (ﷺ) تمہارے حضور حاضر ہو کر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا اور ان پر رحم فرمائے گا۔

(سورۃ النساء 64)

مجرم بلائے آئے ہیں جآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا "العبرۃ بعموم الالفاظ لا بخصوص السبب" اعتبار عموم

الفاظ کا ہوتا ہے نہ کہ شانِ نزول کا مثلاً یہ آیت اس صحابی کے بارے میں اُتری لیکن اس کا عام ہے۔ کوئی مسلمان کوئی گناہ صغیرہ کرے۔ اس کی نمازیں وغیرہ معافی کا ذریعہ ہیں کیوں صغیرہ پر دوام (ہمیشگی) کبیرہ ہے اور یہ جان کر بوس و کنار کرنا یا گانے سننا یا غیر اسلامی فلمیں دیکھنا کہ نماز سے معاف کرالیں گے، کفر ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت کرنا ہے۔ حدیث اس کے لئے ہے جو اِتفاقاً ایسا معاملہ کر بیٹھے پھر شرمندہ ہو کر توبہ کرے۔ لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ اس میں ان حرکتوں کی اجازت دے دی گئی۔

نماز روزہ سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حدیث 26: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہ مٹانے والی ہیں، جب کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب الصلوات الخمس 5 حديث 342-233 مشكوة كتاب الصلوة الفصل الاول 564)

نمازِ پنج گانہ روزانہ کے صغیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں، اگر کوئی ان نمازوں کے ذریعہ گناہ نہ بخشوا سکا تو نمازِ جمعہ ہفتہ بھر کے صغائر کا، اگر کوئی جمعہ کے ذریعہ بھی گناہ نہ بخشوا سکا کہ اسے اچھی طرح ادا نہ کیا تو رمضان المبارک سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ خیال رہے کہ گناہِ کبیرہ جیسے کفر و شرک، زنا، چوری وغیرہ یوں ہی حقوق العباد بغیر توبہ معاف نہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ جو اعمال گنہگاروں کی معافی کا ذریعہ ہیں وہ نیکوکاروں کی بلندیءِ درجات کا ذریعہ ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيْمًا۔" (سورة النساء 31)

سنت کے مطابق نماز ادا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حدیث 27: حضرت عثمان ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا: مَا مِنَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلوٰةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔ جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اچھی طرح وضو کیا، خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب فضل الوضوء 4 حديث:335-228 مشكوة كتاب الطهارة 286)

پانچ نمازوں سے گناہوں کا مَیل دُور ہونیکی مثال۔

حدیث 28: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

بتاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے کیا اس پر کچھ میل رہے گا لوگوں نے عرض کیا: بالکل میل نہ رہے گا۔ فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔

(مسلم كتاب المساجد 6 باب المشى الى الصلوة 52 حديث :1071-667 بخارى كتاب مواقيت الصلوة 9 باب الصلوات الخمس 6 حديث 497 مشكوة كتاب الصلوة الفصل الاول :565-528)

چالیس دن باجماعت نماز پڑھنے والا آگ اور نفاق سے بری ہے۔

حدیث 29: حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِىْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ: جو اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس روز باجماعت نماز پڑھے کہ پہلی تکبیر پاتا رہے تو اسکے لئے دو پروانے لکھ دیئے جاتے ہیں ایک پروانہ آگ

سے آزادی کا اور دوسرا نفاق (منافقت) سے آزادی کا۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ 2 باب ما جاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ 66 حدیث 224 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب ما علی الماموم 28 الفصل الثانی حدیث: 1144)

اس عمل کی برکت سے یہ شخص دنیا میں منافقین کے اعمال سے محفوظ رہے گا، اسے اخلاص نصیب ہوگا، قبر وآخرت میں عذاب سے نجات پائے گا۔

نماز کیلئے مسجد کی طرف چلنے سے ہر قدم پر گناہ مٹتے ہیں۔

حدیث 30: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً

جو اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر کی طرف چلا، تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے سے ایک درجہ بلند ہوگا۔

(مسلم کتاب المساجد 6 باب المشی الی الصلوٰۃ 52 حدیث: 666-1070)

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

حدیث 31: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دے اور درجے بلند کر دے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: "تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا تمہارے لئے یہی رباط ہے، تمہارے لئے یہی رباط ہے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ 3 باب خصال الفطرۃ 16 حدیث: 369-251 مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ 282)

رباط کا لغوی معنیٰ ہے: گھوڑا پالنا، اصطلاح میں جہاد کی تیاری کرنا یا سرحدِ اسلام پر رہ کر کفار کے مقابلے میں ڈٹے رہنا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کے مقابلے میں مورچے سنبھالنا ظاہری رباط ہے اور مذکورہ بالا اعمال باطنی رباط (باطنی جہاد) نفس اور شیطان کے مقابل حدودِ ایمان کی حفاظت ہے۔

رکوع وسجود صحیح ادا کرنیوالے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا وعدہ۔

حدیث 32: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تعالى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْد إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیں۔ جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں صحیح وقت پر ادا کرے اور ان کا رکوع وخشوع پورا کرے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا، جو ایسا نہ کرے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں۔ اگر چاہے تو اسے بخشے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

(ابو داود کتاب الصلوٰۃ 2 باب فی المحافظۃ 9 حدیث: 361 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الثانی 570)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے نمازی کافر نہیں اور ترکِ نماز کفر نہیں کیونکہ کافر کی بخشش نہیں ہوتی۔

تارکِ نماز کو کافر یا قتل کرنے میں مذاہبِ فقہاء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انَّ بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلوٰة۔ انسان اور اس کے کفر وشرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

(مسلم کتاب الایمان 2 باب بیان اطلاق اسم الکفر 35 حدیث 82-116 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ الفصل الاوّل 569)

اس حدیث کے تحت شارح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کر کے نماز کو ترک کر دے، اس کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ وہ شخص ملت اسلامیہ سے خارج ہے، مگر یہ کہ وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو، یا مسلمانوں کے ساتھ اتنا عرصہ نہ رہا ہو کہ اس کو نماز کی فرضیت کا علم ہو جائے اور اگر وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہے اور اس نے سستی کی وجہ سے نماز کو ترک کیا ہے جیسا کہ اکثر لوگوں کا حال ہے تو اس میں لوگوں کا اختلاف ہے، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ اور جمہور سلف وخلف کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر نہیں فاسق ہے، اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو فبہا ورنہ اس کو حداً قتل کر دیا جائے گا، جس طرح شادی شدہ زانی کو حد میں سنگسار کیا جاتا ہے لیکن اس کو تلوار سے قتل کیا جائے گا، متقدمین کی ایک جماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور کوفہ کے دیگر علماء اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے تلمیذ امام مزنی کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہے اور نہ اس کو قتل کیا جائے گا بلکہ اس پر تعزیر لگائی جائے گی اور اس کو اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے اور نماز پڑھنے لگے۔ جمہور فقہاء جن کا موقف یہ ہے کہ نماز ترک کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا، ان کا استدلال اس آیت سے ہے ''بے شک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو اس سے کم ہو اس کو بخش دیتا ہے جس کیلئے چاہے۔'' (سورہ النساء آیت :48)

نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات سے استدلال کرتے ہیں: ''**مَن مَاتَ وھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لا الہ الا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ**'' جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کو لا اِلٰہ اِلا اللہ کا یقین تھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (مسلم کتاب الایمان حدیث :26 مشکوٰۃ :37)

جو علماء تارکِ نماز کو قتل کرنے کے قائل ہیں وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں ''پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو، پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو

ان کا رستہ چھوڑ دو''۔ (سورۃ توبہ آیت:5)

اس آیت کے مفہومِ مخالف سے اِستدلال کیا گیا ہے، یعنی اگر وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، ورنہ ان کو قتل کر دو۔ نیز اس حدیث سے بھی استدلال کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **اُمِرْتُ ان اُقَاتِلَ النَّاسَ حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماء ھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللّٰہ۔** مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور (حضرت) محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول (ﷺ) ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیں گے۔

(بخاری کتاب الایمان 25 مسلم 22 مشکوٰۃ 12)

اس حدیث کے بھی مفہوم مخالف سے اِستدلال کیا گیا ہے، یعنی جس شخص نے نماز نہیں پڑھی اس کی جان و مال محفوظ نہیں ہوں گے۔

جواب: فقہائے احناف اس آیت اور حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس آیت اور حدیث میں صرف نماز کے ترک کرنے پر قتل کا حکم نہیں ہے اس میں بحث ہے، اس آیت اور حدیث میں اس شخص کو قتل کرنے کا حکم ہے جو ایمان نہ لائے اور نماز نہ پڑھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے یعنی ایمان اور عمل صالح دونوں کے مجموعہ کے تارک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صرف نماز کے تارک کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں سے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے قتال کیا تھا وہ ادائیگیٔ زکوٰۃ کا انکار کرتے تھے۔ (**سعیدی غفرلہ**)

جو علماء تارکِ نماز کو کافر کہتے ہیں، ان کی دلیل اس باب کی احادیث ہیں: انسان اور اس کے کفر وشرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔ (مسلم 82 مشکوٰۃ 569)

دوسرے علماء نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ انسان نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس سزا کا مستحق ہے جو کافر کو نماز کے ترک کی وجہ سے دی جاتی ہے، یا یہ تاویل ہے کہ جو شخص نماز کے ترک کو جائز اور حلال سمجھے وہ کافر ہے یا یہ کہ نماز کے ترک کی شامت انسان کو انجام کار کفر

کی طرف لے جاتی ہے یا اس کا نماز نہ پڑھنا کافروں جیسا فعل ہے۔امام ابوحنیفہ ؓ اور ج
فقہاء نماز ترک کرنے والے کو قتل کرنے کے قائل نہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔ جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور میرے رسول (ﷺ) ہونے کی گواہی دیتا ہو، اس کو قتل کرنا جائز نہیں، جب تک تین اسباب میں سے ایک سبب نہ پایا جاتا ہو، جان کا بدلہ جان، وہ شخص شادی شدہ زانی ہو، وہ شخص دین اسلام کو ترک کر کے جماعتِ مسلمین سے الگ ہو جائے۔

(بخاری کتاب الدیات 67 باب ان النفس بالنفس 6 حدیث 6370-6878 مسلم کتاب القسامة 29 باب ما یباح به 6 حدیث: 3175 مشکوٰۃ کتاب القصاص 3446-1676)

نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو قتل کرنے کے جو تین اسباب بتائے ہیں ان میں نماز کو ترک کرنا داخل نہیں ہے۔اسلئے اس حدیث کی بناء پر تارکِ نماز کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

(شرح مسلم امام نووی شرح مسلم سعیدی :538/1)

امام شافعی اور امام احمد کا دلچسپ مناظرہ۔

ایک مرتبہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے امام احمد علیہ الرحمہ سے پوچھا: کیا تم تارکِ نماز کو کافر کہتے ہو؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: ہاں تارکِ صلوٰۃ میرے نزدیک کافر ہے۔امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا: پھر اس کے مسلمان ہونے کی صورت کیا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ کلمہ پڑھ لے۔امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: کلمہ تو وہ پہلے ہی پڑھتا ہے۔بحث ہی اس شخص کے بارے میں ہے جو کلمہ گو ہو اور نماز نہ پڑھتا ہو۔امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: پھر اس کی توبہ کی صورت یہ ہے کہ وہ نماز پڑھ لے۔امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو کافر ہے اور کافر کی نماز ہوتی ہی نہیں۔امام احمد رحمہ اللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔(طبقات الشافعیہ)

امام شافعی علیہ الرحمہ کے فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ تارک الصلوٰۃ کو کافر کہنے کی صورت میں اس کے مسلمان ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں رہ جاتی۔

نماز سے ہر جائز حاجت پوری ہوتی ہے اور ہر غم و پریشانی دور ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ. اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ بقرہ آیت:153)

حدیث 33: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَقُلْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے حاجت ہو، وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر کہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلم والا ہے کرم والا ہے' اللہ پاک ہے بڑے عرش کا مالک ہے' سب تعریفیں جہانوں کے مالک اللہ تعالیٰ کی ہیں' الٰہی میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے اعمال اور ہر نیکی میں سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں۔میرا کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کئے نہ چھوڑ اور میری کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہے مگر اسے پورا کردے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ 2 باب ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ 236 حدیث :441 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب التطوع 39 حدیث:1327)

خیال رہے کہ حاجت روا اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن بعض حاجتیں براہِ راست اس سے مانگی جاتی ہیں اور بعض کسی مخلوق کے ذریعے سے۔اس سے معلوم ہوا کہ بعض بندے حاجت روا ہوتے ہیں اور مجازی حاجت روا مان کر مشکل کشائی کے لئے ان کے پاس جانا شرک نہیں۔

مرقاۃ نے فرمایا: حاجت سے مراد دینی دنیاوی ساری حاجتیں ہیں۔

(مراۃ المناجیح از مفتی احمد یار خاں صاحب رحمہ اللہ جلد ۲/۳۰۴)

نماز حاجت روائی اور مشکل کشائی کا ذریعہ ہے۔

حدیث 34: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقَالَ: ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ قال عثمان فَرَجَعَ فَكُشِفَ لَهُ عَنْ بَصَرِهِ۔ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کیا: حضور! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے آرام دے۔ فرمایا: اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ وہ بولا: حضور رب سے دعا کردیں۔ راوی کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعات نماز ادا کرے اور یہ دعا مانگے: الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے رحمت والے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اور اے محمد! (ﷺ) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں تا کہ وہ میری یہ حاجت پوری کردے۔ الٰہی! میرے بارے میں ان کی یہ شفاعت قبول فرما۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ صحابی یہ عمل کرکے واپس آیا تو اس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔

(ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوۃ 6 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ 189 حدیث 1375 ترمذی کتاب الدعوات 45 باب فی دعاء الضیف 70 حدیث:3502 - احمد 16605 السنن الکبری حدیث 10496 ' ترغیب وترھیب کتاب النوافل حدیث 1008 الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ مشکوۃ کتاب الدعوات باب جامع الدعاء 9 الفصل الثالث حدیث:2495)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سے مشکلیں دور ہوتی ہیں۔ دوسرا یہ ثابت ہوا کہ رب تعالیٰ کی کوئی نعمت بغیر وسیلہ نہیں ملتی اور صحابہ کرام مشکل حل کرانے کے لئے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑ آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو نداء کرنا اور نعرہ رسالت لگانا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا وسیلہ بعد از وصال بھی جائز ہے کیونکہ منع پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انداز میں اس حدیث کا کیا خوب ترجمہ کیا۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفی (ﷺ) کے واسطے
یارسول اللہ (ﷺ) کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

نماز انسان کے لئے دافع البلاء ہے۔

حدیث 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنْ مَخْرَجِ السُّوْءِ إِذَا دَخَلْتَ إِلَى مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَمْنَعَانِكَ مِنْ مَدْخَلِ السُّوْءِ۔ جب تو اپنے گھر سے باہر جائے تو دو رکعت نماز ادا کر، یہ دو رکعات تمہیں برے خروج سے بچائیں گی (یعنی ہر قسم کی آفات کو تم سے دور کریں گی) اور جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعت نماز ادا کر، یہ دو رکعات تمہیں گھر میں برے داخلہ سے بچائیں گی۔

(رواہ البزار فی مسندہ 81- اس حدیث کی غیر مقلد وہابی ناصر الدین البانی سے توثیق دیکھو۔ "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی" حدیث 1323)

حقیقتاً آفات اور مشکلات سے بچانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں پر اس حدیث میں آفات سے بچانے کی نسبت نماز کی طرف کی گئی ہے کیونکہ وہ سبب ہے۔ اس کو نسبتِ مجازی کہتے ہیں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کے کسی ولی یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکل دور کرنے والا مشکل کشا یا دافع البلا کہا جائے تو وہ بھی اس حدیث کی رو سے بالکل جائز ہوگا۔ شرک یا بدعت ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ان کو بھی مجازی طور پر مشکل کشا کہا جاتا ہے۔ وہ بھی مشکل دور کرنے کا سبب ہوتے ہیں، ان کی دعا سے بلائیں دور اور رزق ملتا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کو بغیر سوچے سمجھے مشرک کہتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ وہ قرآن وحدیث میں غور نہیں کرتے، قرآن وحدیث میں اس کی ہزاروں مثالیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (زمین اُگاتی ہے)(سورۃ بقرہ آیت:61) حالانکہ اُگانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے یہاں اُگانے کی نسبت زمین کی طرف کی گئی ہے جو ایک عام مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو افضل مخلوق ہیں جب اللہ تعالیٰ کے کاموں کی نسبت ایک عام مخلوق کی طرف کرنا جائز ہے تو اللہ تعالیٰ کے ولی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھی مجازی نسبت کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو کہا "میں تمہیں ستھرا بیٹا دینے آیا ہوں" (سورہ مریم آیت:19) حالانکہ بیٹا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ فرشتے معصوم ہوتے ہیں وہ شرک وبدعت سے پاک ہوتے ہیں۔ اگر اللہ کے کاموں کی نسبت اپنی طرف کرنا شرک ہوتا تو جبریل علیہ السلام یہ کلمہ کبھی نہ کہتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی مدد اللہ کی مدد ہوتی ہے، ان کا مشکل دُور کرنا اللہ کا مشکل دُور کرنا ہے۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ اللہ والے اللہ کے حکم سے بندوں کے حاجت روا مشکل کشا ہوتے ہیں بلکہ ان کے جسم کے ساتھ جو کپڑا لگ جائے وہ بھی دافع البلاء مشکل کشا ہو جاتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں: میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے ابا جان کے چہرے پر ڈال دینا ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

(سورہ یوسف آیت:93)

نماز کے وقت بینائی لوٹ آتی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نابینا ہونے کی وجہ سے ایک لڑکے کو اپنے ساتھ

رکھتے تھے اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا، آپ کا عصاء تھام کر مسجد لے آتا اور آپ کو قبلہ کی جانب کھڑا کر دیتا اور آپ باجماعت نماز ادا فرماتے۔ ایک دن نماز کے وقت وہ لڑکا نہ آیا، آپ نے اسے آواز دی لیکن وہ موجود نہ تھا۔ آپ نے شوقِ نماز میں بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ "اے میرے مالک! یہ نابینا ہونا مجھے قیامت میں کہیں رُسوا نہ کر دے۔ مولا! مجھے رسوائی سے بچا لے"۔ یہ دُعا کرنا ہی تھا کہ فوراً آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ آپ خوشی خوشی مسجد کی طرف نماز کے لئے روانہ ہو گئے اور حسبِ معمول آپ نے باجماعت نماز ادا کی پھر ہمیشہ آپ کا یہ معمول ہو گیا کہ جب نماز کا وقت ہوتا آپ کی آنکھیں روشن ہو جاتیں اور جب نماز ختم کر کے گھر پہنچتے تو آپ کی آنکھوں کی روشنی چلی جاتی اور آپ نابینا ہو جاتے۔

(شواهد النّبوّت' فیضانِ سنت ص1005)

بوقتِ مصیبت نماز کی اِستعانت سے اللہ کا بندہ ذِلت ورُسوائی سے بچ گیا۔

حدیث 36: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فكانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يا جُرَيْجُ فَقَالَ يارَبِّ اُمِّيْ وصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يا جُرَيْجُ فَقَالَ يا رَبِّ اُمِّيْ وصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يا جُرَيْجُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اُمِّيْ وصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلاتِهٖ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ مِنْ حُسْنِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِياً كانَ يَاوِیْ إِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يا غُلامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلانُ الرَّاعِيْ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا

اَعِیْدُوْهَا مِنْ طِیْنٍ کَمَا کَانَتْ فَفَعَلُوْا۔ جریج ایک عبادت گزار شخص تھا، اس نے ا
عبادت گاہ بنایا۔ جس وقت وہ معبد میں نماز پڑھ رہا تھا اس کے پاس اس کی والدہ آئی اور
اے جریج! اس نے (دل میں) کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ا
طرف میری نماز ہے لیکن وہ نماز پڑھتا رہا اور اس کی ماں واپس چلی گئی، دوسرے دن پھر وا
وقت آئی جب وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا: اے جریج! اس نے (دل میں) کہا: ا
میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے لیکن وہ نماز پڑھتا رہا
اس کی ماں واپس چلی گئی، اگلے روز ماں پھر اس وقت آئی جب وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے ک
اے جریج! اس نے (دل میں) کہا: اے میرے رب! ایک طرف میری ماں ہے اور ا
طرف میری نماز ہے لیکن وہ نماز میں مصروف رہا، اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! جب تک
فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اس پر موت طاری نہ کرنا، بنی اسرائیل جریج اور اس کی عبادت
بہت چرچا کرتے تھے۔ بنی اِسرائیل میں ایک بدکارہ عورت تھی جس کا حسن ضربُ المثل ت
اس نے کہا: اگر تم چاہو تو میں جریج کو فتنہ میں مبتلا کردوں، وہ عورت جریج کے پاس گئی۔ جر
نے اس کی طرف توجہ نہ کی، ایک چرواہا جریج کے عبادت خانے میں رہتا تھا، اس عورت
اس چرواہے کو اپنے نفس کی دعوت دی، چرواہے نے اس سے اپنی خواہش پوری کی جس سے
عورت حاملہ ہوگئی جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے کہا: یہ جریج کا بچہ ہے۔ لوگ آ
انہوں نے جریج کو عبادت گاہ سے اُتارا اور عبادت گاہ کو گرادیا اور لوگوں نے جریج کو ما
شروع کیا، جریج نے پوچھا: تمہارے اِس ہنگامے کا کیا سبب ہے، لوگوں نے کہا کہ تم نے ا
بدکارہ عورت سے زنا کیا ہے اور تم سے یہ بچہ پیدا ہوا ہے، جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ
اس بچہ کو لے کر آئے۔ جریج نے کہا: ٹھہرو! مجھے نماز پڑھنے دو، اس نے نماز پڑھی، فارغ ہو کر
بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں اُنگلی چبھو کر کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے ک
: فلاں چرواہا، لوگ جریج کی طرف مڑے، اس کو بوسے دینے لگے اور حصولِ برکت کے لئے اس
کو چھونے لگے اور کہا: ہم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنادیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں
تم اسی طرح مٹی کا بنادو۔

(مسلم کتاب البر 46باب تقدیم بر الوالدین 2حدیث: 2550-4626 بخاری کتاب
احادیث الانبیاء 42باب واذکر فی الکتاب مریم 42حدیث: 3181-3436)

اس سے معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت نماز پڑھنے سے بڑی سے بڑی مشکل دور ہوجاتی ہے اور مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد چاہنا انبیاء اور اولیاء کرام کا طریقہ ہے لیکن اس کے برعکس ہم پر اگر کوئی مصیبت نازل ہو تو بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اگر پہلے نماز پڑھتے بھی ہوں تو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

ترقی کی جو نئی راہیں زیر آسماں نکلیں
میاں مسجد سے نکلے حرم سے بیبیاں نکلیں
مصیبت میں بھی انہیں یادِ خدا آتی نہیں
منہ سے دعا نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

درج بالا حدیث میں اولیاء اللہ کی کرامات کا ثبوت ہے کہ ایک ولی کے کہنے پر دودھ پیتا بچہ بول پڑا۔

کرامت کی تعریف۔

جو کام عام لوگوں کی طاقت اور عادت کے خلاف ہو اس کا اللہ تعالیٰ کے ولی سے بغیر دعوئ نبوت کے ظہور ہو، اس کو کرامت کہتے ہیں۔ بعض اوقات اولیاء اللہ کی کرامات ان کی طلب اور اختیار سے واقع ہوتی ہیں جیسے حضرت جریج کا یہ واقعہ اور حضرت آصف بن برخیاء کا تختِ بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کردینا اور کبھی اولیاء اللہ کی طلب اور اختیار کے بغیر کرامات واقع ہوتی ہیں جیسے حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس بے موسمی پھلوں کا آنا، یہی حال معجزات کا ہے۔

بے نمازی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی امان نہیں۔

حدیث 37: حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَطْلُبُہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ۔ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے، پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل نہ ڈالے، جس نے اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم کی آگ

میں ڈال دے گا۔

(مسلم کتاب المساجد 6باب فضل صلوٰۃ العشاء 47 حدیث:1050 *657 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب فضیلۃ الصلوات 3 حدیث :627)

فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی امان میں ایسا ہوتا ہے جیسے ڈیوٹی کا سپاہی حکومت کی امان میں کہ اس کی بے حرمتی حکومت کی بے حرمتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم نمازی کو ستاؤ اور قیامت میں سلطنتِ الٰہیہ کے باغی بن کر پکڑے جاؤ۔

تارکِ نماز کا حکم۔

ارشادِ ربانی ہے: فَخَلَفَ مِن مْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ پس ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

(سورہ مریم:59)

ارشادِ ربانی ہے: فِیْ جَنّٰتٍ یَّتَسَآءَ لُوْنَ * عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ * مَاسَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرٍ * قَالُوْ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ اہل جنت مجرموں سے سوال کرتے ہیں تمہیں کس بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

(سورۃ المدثر:43-40)

ارشادِ ربانی ہے: یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ * خَاشِعَةً اَبْصَارُھُمْ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّةٌ ط وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَھُمْ سَالِمُوْنَ۔ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنیٰ اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو نہ کرسکیں گے ☆ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر ذلت چڑھی ہوگی اور بیشک وہ دنیا میں سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے جب وہ تندرست تھے۔

(سورۃ القلم:42-41)

بے نماز کے کان میں شیطان پیشاب کرجاتا ہے۔

حدیث 38: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِیْلَ مَازَالَ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ: بَالَ الشَّیْطٰنُ

فِیْ اُذُنِهٖ۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: وہ صبح تک سوتا رہا، نماز کے لئے نہ اٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اس شخص کے کان میں پیشاب کردیا۔

(بخاری کتاب الجمعۃ 11 باب اذا نام ولم یصل 170 حدیث: 1076-1144
مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین 7باب ما روی فیمن نام الیل 28 حدیث 1293
مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب التحریض علی قیام الیل 33حدیث: 774.1221)

یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنی کوتاہی کی وجہ سے صبح کو نہ جاگیں اور رات کو دیر تک جاگتے رہیں اور صبح کی نماز کو قضا کرنا اپنی عادت بنالیں اور اس حدیث میں کسی منافق کا ذکر ہے کیونکہ عشاء اور فجر کی نمازیں ان پر بھاری ہیں۔ اس حدیث سے کوئی صحابی مراد نہیں کیونکہ تمام صحابہ نماز کے عاشق تھے۔ ان کی راتیں عبادت میں اور دن جہاد میں گزرتے تھے۔

دانستہ نماز چھوڑنے کا گناہ۔

حدیث 39: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کی وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانو، اگرچہ مار دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ، اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار اور مال سے نکل جانے کا حکم کریں، فرض نماز عمداً ہرگز نہ چھوڑو کیونکہ جو کوئی دانستہ نماز چھوڑ دے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ وضمان جاتا رہا۔

(احمد 21060 مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الکبائر الفصل الثالث 61)

بے نماز اللہ تعالیٰ کی امان میں نہیں رہتا۔ نماز کی برکت سے انسان دنیا میں آفتوں سے، مرتے وقت خرابی خاتمہ سے، قبر میں ناکام ہونے سے اور حشر میں مصیبتوں سے بفضلہٖ تعالیٰ امن میں رہتا ہے۔

بے نماز کی قبر میں سزا۔

حدیث 40: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا،وَإِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا لِي فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ رات میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے مجھے اُٹھایا اور کہا چلئے، میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور چلا جاتا، وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے، وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسے اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن پڑھا لیکن عمل نہیں کیا اور فرض نماز کے وقت سویا رہا۔

(بخاری کتاب التعبیر 71 باب تعبیر الرؤیا 48 حدیث: 6525-7047 مسلم کتاب الرویا: 4220 2275 مشکوٰۃ کتاب الرویا: 4621)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو سر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ جھکے وہ قبر میں کچلا جائے گا اور یہ سزا اس کو قیامت تک ملتی رہے گی وہ قرآن پڑھا ہوا تھا اتنی بڑی نعمت اسے عطا ہوئی تھی جس کا اس نے شکر ادا نہ کیا جس کی وجہ سے اس کو یہ سزا ملی۔

سونے والے اپنے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اُٹھے یا نہ اُٹھے صبح کو
کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہی کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں محفلِ انجم بھی نہیں
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
اُمراء نشہئَ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضاء غربا کے دم سے

☆☆☆

كِتَابُ الطَّهَارَة

اَلْاَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةُ

چند ضروری اِصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔ اَلْمَشْرُوْعُ اَنْوَاعٌ اَرْبَعَةٌ فَرْضٌ وَوَاجِبٌ وَسُنَّةٌ وَمُسْتَحَبٌّ وَيَلِيْهَا الْمُبَاحُ۔ جائز اُمور چار قسم پر ہیں: فرض، واجب، سنت اور مستحب اور انہی کے ساتھ مباح بھی ہے۔

وَغَيْرُ الْمَشْرُوْعَاتِ نَوْعَانِ مُحَرَّمٌ وَمَكْرُوْهٌ۔ ناجائز اُمور دو قسم پر ہیں: حرام اور مکروہ اور مکروہ کی دو قسمیں ہیں: تحریمی اور تنزیہی۔

''اَمَّا الْفَرْضُ'' فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَاشُبْهَةَ فِيْهِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِالْاِنْكَارِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ۔ فرض وہ شرعی حکم ہے کہ جو ایسی قطعی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب ہے اور بلا عذر چھوڑنے پر عذاب اور اس کا انکار کفر ہے اور اس پر اتفاق ہے جیسے پانچ نمازیں یا نماز میں قیام رکوع سجدہ وغیرہ اور اس کو فرض اعتقادی بھی کہتے ہیں۔

''وَالْوَاجِبُ'' مَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَحُكْمُهُ كَحُكْمِ الْفَرْضِ عَمَلًا لَا اِعْتِقَادًا فَلَا يَكْفُرُ جَاحِدُهُ۔ واجب وہ شرعی حکم ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ ہو اور اس کا حکم عمل کے لحاظ سے فرض کی طرح ہے لیکن اعتقادی فرض کی طرح نہیں یعنی اس کا منکر کافر نہیں ہے جیسے نمازِ وتر وغیرہ۔

''وَالسُّنَّةُ'' مَا وَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ تَرْكِهِ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ. وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِتَابُ بِالتَّرْكِ فِي سُنَّةِ الْهُدٰى۔ اور سنتِ مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو لیکن ایک یا دو مرتبہ اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کے کرنے پر ثواب ہے اور چھوڑنے پر ملامت۔ جیسے ظہر سے قبل چار سنت وغیرہ۔

"وَالْمُسْتَحَبُّ" مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً وَتَرَكَهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَ عَدَمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ۔ مستحب وہ ہے جسے نبی کریم ﷺ نے کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا ہو اور جس کو صحابہ و تابعین نے پسند کیا ہو۔ اس کے کرنے پر ثواب ہے اور چھوڑنے پر عذاب نہیں جیسے عصر سے قبل چار سنت وغیرہ۔

"وَالْمُبَاحُ" مَايُخَيَّرُ الْعَبْدُ بَيْنَ الْإِتْيَانِ وَالتَّرْكِ وحُكْمُهُ عَدَمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِعْلًا وَتَرْكًا۔ مباح وہ ہے جس کے کرنے اور نہ کرنے پر بندہ کو اختیار دیا گیا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب نہیں اور چھوڑنے پر ملامت نہیں۔ جیسے کھانا پینا اور سونا لیکن یہ اس وقت ہے جب اس مباح کو عادتاً کیا جائے اور اگر اس میں اچھی نیت کی جائے تو اس پر ثواب بھی ہے مثلاً اس لئے کھائے پیئے تاکہ عبادت کے لئے طاقت حاصل ہو تو اس پر ثواب ملے گا۔

"وَالْمُحَرَّمُ" مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهُ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ وَالْكُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ۔ اور حرام وہ ہے جس کے متعلق ایسی قطعی دلیل سے نہی ثابت ہو جس کے مخالف یا معارض کی کوئی دلیل نہ ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ترک کرنے پر ثواب ہے اور اس کا ارتکاب کرنے پر عذاب ہے اور اس حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور اس پر اتفاق ہے۔ جیسے کسی کو ناحق قتل کرنا یا اس کا مال لوٹنا، شراب پینا وغیرہ۔

"وَالْمَكْرُوْهُ" مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيهِ مَعَ الْمُعَارِضِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَ عَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ۔ مکروہ، وہ ہے جس کے متعلق ایسی دلیل سے نہی ثابت ہو جس کے مخالف یا معارض کوئی دلیل ہو، اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ترک کرنے پر ثواب ہے اور اس کا ارتکاب کرنے پر عذاب ہے اور اس کو حلال سمجھنا کفر نہیں ہے اور مکروہ کی بھی دو قسمیں ہیں: مکروہ تحریمی و مکروہ تنزیہی۔

(خلاصہ کیدانی)

مولانا عبدالعلی مسلم الثبوت کی شرح میں لکھتے ہیں: فقہاء احناف نے کہا ہے کہ اگر دلیل قطعی کے ساتھ کسی فعل کی حتمی طلب ہو تو وہ فرض ہے اور اگر دلیل قطعی کے ساتھ کسی کام کو ترک کرنے کی حتمی طلب ہو تو وہ حرام ہے۔ اگر دلیل ظنی کے ساتھ کسی فعل کی حتمی طلب ہو تو وہ واجب ہے اور اگر دلیل ظنی کے ساتھ کسی کام کو ترک کرنے کی حتمی طلب ہو تو وہ مکروہ تحریمی ہے۔ وجوب اور مکروہ تحریمی دونوں فرض اور حرام کے ساتھ اس چیز میں شریک ہیں کہ دونوں کے ترک پر اُخروی عذاب کا استحقاق ہے۔ (فواتح الرحموت :58/1)

اگر فعل کی طلب راجح ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور اگر ترک کی طلب راجح ہو تو وہ فعل مکروہ تنزیہی ہے اور فعل یا ترک کی حتمی طلب کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کو کرنا یا اس کا ترک لازم اور ضروری ہو اور نہ کرنے پر اُخروی عذاب کا استحقاق ہو اور راجح طلب کا مطلب یہ ہے کہ اس فعل کے کرنے پر ثواب ہو اور نہ کرنے پر کوئی مؤاخذہ نہ ہو اور جس کام کے کرنے کی طلب ہو اور نہ اس کے نہ کرنے کی طلب ہو وہ فعل مباح ہے۔

(شرح مسلم سعیدی :440/6)

وضو کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑا ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (سورۃ المائدۃ آیت:٦)

نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔

نماز مشروط اور شرط کے بغیر مشروط نہیں پائی جاتی اس لئے سب سے پہلے طہارت کا بیان کیا جائے گا۔

حدیث 41: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا تُقْبَلُ صلاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ولا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم کتاب الطھارۃ :224 - 329مشکوۃ :301)

نماز کیلئے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے والے کو علماء نے کافر لکھا ہے اور کیوں نہ ہو کہ بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ وضو اور غسل کی سنتیں اور مستحبات پورا نہ کرنے کا اثر امام پر بھی پڑتا ہے۔

حدیث 42: حضرت شبیب بن روح سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے راوی کہ اَنَّ رسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ۔

رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھی اور سورہ روم کی قرأت کی۔ آپ کو متشابہ لگ گیا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہم پر یہی لوگ قرآن مشتبہ کردیتے ہیں۔
(نسائی کتاب 11 الافتتاح باب القراءۃ فی الصبح 41 حدیث :938 مشکوۃ :295 بہار شریعت 6/ 2:)

وضوء اور سائنس

وضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام۔

ایک صاحب کا بیان ہے کہ: ”میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے سوال کیا: وضو میں کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن ان کو بھی اس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصر رہا وہ چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا: ”اگر گردن کی پشت اور اطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے“۔ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔

وضو اور مایوسی کا علاج۔

مغربی ممالک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے: مغربی جرمنی میں ایک سیمنار ہوا جس کا موضوع تھا ”مایوسی (DEPRESSION) کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن طریقوں سے ممکن ہے“ ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں ایک حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ”میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں

کے روزانہ پانچ بار منہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مرض میں بہت افاقہ ہوگیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض بہت کم پایا جاتا ہے کیونکہ وہ دن میں کئی بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وضو کرتے) ہیں۔

وضو اور ہائی بلڈ پریشر۔

ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کا بڑے وثوق کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو، لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہر نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے'' مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وضو اور فالج۔

وضو میں جو ترتیب وار اعضاء دُھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اعصابی نظام مطلع ہوجاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کلی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اعضاء دُھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کے لئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

چہرہ دھونے کی حکمتیں۔

آج کل فضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادے سیسہ وغیرہ میل کچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ پر جمتا رہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دُھویا جائے تو چہرہ اور آنکھیں کئی امراض سے دوچار ہوجائیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا، جس کا نام تھا ''آنکھ، پانی، صحت'' اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا'' چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرین حسن وصحت اس بات پر متفق ہیں کہ

ہر طرح کے LOTION اور CREAM وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے چہرے کو کئی بار دھونا لازمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر'' بیچر '' نے کیا خوب انکشاف کیا ہے کہتی ہے: ''مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وضو سے ان کا چہرہ دھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے'' محکمہ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے: ''چہرے کی الرجی سے بچنے کے لئے اس کو بار بار دھونا چاہئے'' الحمدللہ! ایسا صرف وضو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ الحمدللہ! وضو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مساج ہوجاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رواں ہوجاتا، میل کچیل بھی اُتر جاتی اور چہرے کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے۔ (نماز کے احکام از مولانا محمد الیاس قادری)

حدیث 43: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔** قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہونگے۔ جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔

(بخاری کتاب الوضوء 133'136 مسلم کتاب الطھارة 3 باب استحباب اطالة12
حدیث: 362 -246 مشکوٰة کتاب الطھارة 290)

حدیث 44: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ۔

جب مسلمان بندہ یا مومن وضو کرنے لگتا ہے تو جس وقت اپنا چہرہ دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرہ سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے تھے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہی ہاتھوں سے لگ کر پانی کے قطرے

گرتے ہیں یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کئے تھے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو جیسے ہی پاؤں سے لگ کر پانی کے قطرے گرتے ہیں یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے پاؤں سے کئے تھے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب خروج الخطايا 11 حديث: 360-244 مشكوة كتاب الطهارة 285)

حدیث 45: حضرت عثمان بن عفان ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔ جس شخص نے مکمل طور پر اچھی طرح وضو کیا اس کے تمام جسم حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب خروج الخطايا 11 حديث: 361-245 مشكوة كتاب الطهارة 284)

حدیث 46: حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔ تم میں سے جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر کہے: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شريك له وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب ذكر المستحب 6 حديث: 345-234 مشكوة كتاب الطهارة: 289)

ایک روایت میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر مندرجہ بالا یہ کلمہ پڑھنے کا حکم ہے۔

(ابو داود كتاب طهارت 1 باب مايقول الرجل اذا توضا: 64 حديث 145 مسند احمد حديث: 16723)

لیکن آسمان کی طرف انگلی اٹھانے کا حکم کسی حدیث میں نہیں، لہٰذا انگلی نہ اٹھائی جائے۔ ترمذی کی روایت میں اس کلمہ کے بعد "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ

الْمُتَطَهِّرِيْنَ" بھی پڑھنے کا حکم ہے۔

(ترمذی كتاب الطهارة باب فيما يقال بعد الوضوء حديث 50)

ایک روایت میں یہ دعا پڑھنے کا بھی حکم ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ"

(رواه الطبراني في الاوسط' ترغيب كتاب الطهارة حديث: 349)

اور یہ دعا مجلس کا کفارہ بھی ہے کہ مجلس برخاست ہونے سے پہلے اگر یہ دعا پڑھ لی جائے تو اس مجلس میں اگر کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو یا کوئی منہ سے غلط بات نکل گئی ہو، جھوٹ غیبت وغیرہ تو وہ بخش دی جاتی ہے۔

(مشكوة كتاب الدعوات حديث 2433، ترمذی كتاب الدعوات حديث 3355)

وضو کے بعد سورۃ القدر پڑھنے کی فضیلت۔

حدیث پاک میں ہے: جو وضو کے بعد ایک مرتبہ "سورۃ القدر" پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے گا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عزوجل اسے میدانِ محشر میں انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔

(كنز العمال ج 9 ص 132 حديث: 26085 دار الكتب العلميه، بيروت)

جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر "سورۃ القدر" پڑھ لیا کرے، ان شاء اللہ اس کی نظر کمزور نہیں ہوگی۔ (مسائل القرآن 291)

حدیث 47: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلَى خَيْشُوْمِهِ۔ جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔

(بخاری كتاب بدء الخلق 41 باب صفة ابليس 10 حديث: 3052-3295 مسلم كتاب الطهارة 3 باب الايتار 8 حديث: 348-238 مشكوة كتاب الطهارة: 392)

حدیث 48: حضرت علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ۔ جو سخت

سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دونا ثواب ہے۔

(روہ الطبرانی فی الاوسط، ترغیب حدیث :306بہار شریعت9/ 2:)

حدیث 49: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَ
تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ الَّتِي لابُدَّ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَيْنِ
كِفْلان وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلاثًا فَذَلِكَ وضُوْئِي وَوُضُوْءُ الأنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي۔ جو ایک بار
کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو بار وضو کرے تو اس کو دونا ثواب ہے اور تین بار
کرے تو یہ میرا اور اگلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے یعنی اعضائے وضو کو تین بار دھونا سنت
ہے۔(احمد :5476 ابن ماجہ:414 بہار شریعت9/ 2:)

حدیث 50: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فر
مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔ جو شخص وضو پر وضو کرے
کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(ترمذی کتاب الطهارة1 باب ما جاء فی الوضوء لکل صلوٰۃ 44حدیث:55 ،مشکوٰۃ ک
الطهارة الفصل الثانی حدیث :293 بہار شریعت:10/2)

خیال رہے کہ وضو پر وضو مستحب ہے جبکہ پہلے وضو کے بعد نماز یا ایسی عبادت ادا کر لی ہ
وضو پر موقوف ہو ورنہ بار بار وضو کئے جانا مکروہ اور پانی کا اسراف ہے۔

حدیث 51: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فر
عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْ
وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْ
يَعْنِي الْإِسْتِنْجَاءَ وَالْمَضْمَضَةُ۔ دس چیزیں سنت ہیں: مونچھیں ترشوانا، ڈاڑھی بڑھا
مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن ترشوانا، جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال نوچنا، زیر نا
بال صاف کرنا، استنجا کرنا اور کلی کرنا۔

(مسلم کتاب الطهارة 3باب خصال الفطرة16 حدیث :384-261مشکوٰۃ کتاب
الطهارة باب السواک(3) حدیث :379بہار شریعت :11/2)

طہارت کی دو قسمیں ہیں: طہارتِ صغریٰ اور طہارتِ کبریٰ۔ طہارتِ صغریٰ وضو ہے ا
کبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اصغر کہتے ہیں اور جن
غسل فرض ہو، ان کو حدثِ اکبر۔ ان سب کا مختصر بیان کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

وضو کے فرائض

فرائض وضو میں مذاہبِ فقہاء

وضو میں اِمام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا مسلک۔

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو میں صرف چار فرض ہیں: ۱:چہرہ دھونا ۲: کُہنیؤں سمیت دونوں ہاتھ دھونا ۳: چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴: ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا

امام مالک علیہ الرحمہ کا مسلک۔

امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو میں سات فرض ہیں۔ ۱: نیت ۲: منہ دھونا ۳: کُہنیؤں سمیت دونوں ہاتھ دُھونا ۴: سر کا مسح کرنا ۵: ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا ۶: افعالِ وضو کو فوراً یعنی پے در پے کرنا ۷: پانی کو اعضاءِ وضو پر لگانا

امام شافعی علیہ الرحمہ کا مسلک۔

امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو میں چھ فرض ہیں: ۱: نیت ۲: منہ دُھونا ۳: کُہنیؤں سمیت دونوں ہاتھ دُھونا ۴: بعض سر کا مسح کرنا خواہ چند بالوں پر ہو، ۵: ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا ۶: اعضائے مذکورہ میں ترتیب قائم رکھنا۔

امام احمد علیہ الرحمہ کا مسلک۔

امام احمد علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو میں چھ فرض ہیں: ۱: منہ دُھونا ۲: کُہنیؤں سمیت دونوں ہاتھ دُھونا ۳: تمام سر کا کانوں سمیت مسح کرنا ۴: ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دُھونا ۵: ترتیب ۶: پے در پے وضو کرنا۔

فرائض وضو میں حنفی مسلک کی ترجیح۔

امام مالک کے نزدیک وضو میں سات فرض ہیں، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک وضو

میں چھ چھ فرض ہیں۔ حالانکہ فرضیت قرآنِ کریم سے ثابت ہوتی ہے اور قرآنِ کریم میں صرف چار چیزوں کا ذکر ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔ باقی ائمہ ثلاثہ جو وضو میں سات یا چ[ھ] فرض مانتے ہیں ان کے مذہب سے قرآنِ کریم پر زیادتی لازم آتی ہے۔ جن زائد اُمور کو ان ائمہ نے فرض مانا ہے ان کا حدیث سے ثبوت ہے اور تمام احادیث ظنی ہیں اور ان سے فرضیت ثابت نہیں ہو سکتی۔

فرائض وضو

۱: چہرہ دھونا

وضو کے فرائض میں سے پورے چہرے کو دھونا فرض ہے۔ سر کے بال جہاں سے اُگ[نا] شروع ہوتے ہیں وہاں سے ٹھوڑی کے نچلے حصہ تک چہرہ کی لمبائی ہے اور دونوں کانوں [کا] درمیانی حصہ چوڑائی ہے۔ جس آدمی کی داڑھی ہلکی ہو کہ بالوں کے نیچے سے چہرے کی کھال نظر آئے، اس پر بالوں کو اور بالوں کے نیچے کھال کو دھونا ضروری ہے اور جس کی داڑھی گھنی ہو، وہ صرف بالوں میں خلال کرے، داڑھی کو اس کی جڑھوں تک دھونا اس پر واجب نہیں۔

۲: ہاتھ دھونا

وضو میں ہاتھوں کا دھونا بھی فرض ہے، اُنگلیوں کے شروع سے لے کر کہنیوں تک ہاتھ ہیں اور کہنیاں ہاتھوں میں داخل ہیں۔ (تبیانُ القرآن :100/3)

۳: چوتھائی سر کا مسح کرنا

سر کے مسح کی مقدار میں مذاہبِ ائمہ کرام

وضو میں تیسرا فرض سر کا مسح کرنا ہے۔ مسح کی مقدار میں اِختلاف ہے، امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مسح کی اِتنی مقدار ہے جس سے کم سے کم مقدار پر مسح کا اِطلاق ہو سکے، البتہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے پورے سر کا مسح کیا تھا اور امام مالک اور امام احمد علیہما الرحمہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے اور سارے سر کا مسح کرنا سنت ہے اور بعض مشائخ احناف کے نزدیک تین اُنگلیوں کی مقدار مسح کرنا فرض ہے۔

چوتھائی سر پر مسح کے متعلق اَحادیث

حدیث 52: عن المغيرة بن شعبة اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ توضأ فَمَسَحَ بنا صيته وعلى العمامة وعلى الخفين. في رواية. وَمُقَدَّمِ رَأْسِه۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پیشانی کی مقدار مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا، ایک روایت میں ہے: سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا۔

(مسلم كتاب الطهارة 3 باب المسح على الناصية 23 حديث :412-411، 274-
مشكوٰة كتاب الطهارة باب الوضو (4) :399 شرح مسلم سعيدى :871/1 تبيان القرآن:101/3)

سر کا اگلا حصہ جو کل سر کا چوتھائی ہوتا ہے یعنی حضور اکرم ﷺ نے چوتھائی سر کا مسح کیا، یہ حدیث امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی قوی دلیل ہے کہ مسح، سر کا چوتھائی حصہ فرض ہے، اس سے زیادہ سنت۔ امام مالک علیہ الرحمہ کے ہاں پورے سر کا مسح فرض اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک ایک بال کا چھولینا بھی کافی ہے، یہ حدیث ان دونوں بزرگوں کے مؤقف کے خلاف ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے چوتھائی سر سے کم مسح کبھی نہ کیا۔ اگر ایک بال کا مسح کافی ہوتا تو بیانِ جواز کے لئے کبھی تو حضور اکرم ﷺ اس پر عمل فرماتے اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو آپ ﷺ اس موقعہ پر چوتھائی سر پر کفایت نہ فرماتے۔ خیال رہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تا کہ گر نہ جائے، دیکھنے والے سمجھے کہ آپ ﷺ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں۔ اس لئے ایسی روایت کردی۔ عمامہ پر مسح کرنا قرآن کے خلاف ہے: قرآن میں ہے ''وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْ سِكُمْ'' اور سروں کا مسح کرو۔ لہٰذا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور اکرم ﷺ نے چوتھائی سر کا مسح کیا اور باقی عمامہ کا، نیز اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا اور نائب اور اصل جمع نہیں ہو سکتے، یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک پاؤں دھولو اور ایک پاؤں کے موزے پر مسح کرلو یا آدھا وضو کرلو اور آدھا تیمم۔

(مرآة المناجيح از مفتى احمد يار خان صاحب رحمه الله :286/1)

حدیث53: عن انس بن مالك قال: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنَ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا منقش قطری عمامہ باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ داخل کیا اور سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

(ابو داؤد کتاب الطھارۃ 1 باب المسح علی العمامۃ 57 حدیث :126 ابن ماجۃ :557 کتاب الطھارۃ)

اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سر کے پورے اگلے حصہ پر مسح کیا اور یہ سر کا چوتھائی حصہ ہے جس کو ناصیہ کہتے ہیں۔ یہاں پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ ان حدیثوں میں سر کے اگلے حصہ پر مسح کرنے کے فعل کا ذکر ہے۔ اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ اس سے کم مقدار پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر چوتھائی سر کی مقدار سے کم پر بھی مسح کرنا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس سے کم مقدار پر بھی مسح کرتے تاکہ اُمت کو معلوم ہو کہ یہ بھی جائز ہے۔ سر پر مسح کرنا فرضِ قطعی ہے اور اس کی مقدار فرضِ ظنی ہے۔ فرضِ قطعی میں اِختلاف یا اس کا انکار جائز نہیں ہے اور فرضِ ظنی میں مجتہد دلائل سے اختلاف کرسکتا ہے۔

عمامہ پر مسح کرنا۔

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عمامہ پر مسح کرنے میں علماء کا اِختلاف ہے۔ امام احمد علیہ الرحمہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کامل وضو کرکے عمامہ پہنا ہو تو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ جو فقہا عمامہ پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے۔ ''وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ'' اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ (سورۃ المائدۃ آیت :۶) جو شخص عمامہ پر مسح کرے گا وہ سر پر مسح نہیں کرے گا اور اس پر اِجماع ہے کہ چہرے پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اگر اس کپڑے پر مسح کیا جائے تو تیمم میں کافی نہیں ہوگا، اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو پر مسح کرنا ہے، اس عضو پر کپڑا رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ کافی نہیں ہوگا۔ اسی طرح سر پر عمامہ رکھ کر عمامہ پر مسح کیا جائے تو وہ سر کے مسح سے کفایت نہیں کرے گا، علامہ

خطابی نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ نے سر پر مسح کرنے کو فرض کیا ہے اور عمامہ پر مسح کرنے والی حدیث تاویل کی محتمل ہے۔ محتمل چیز کی وجہ سے یقینی چیز کو ترک نہیں کیا جائے گا۔ ٹوپی پر مسح کرنا جائز نہیں ہے اور عورت کے لئے دوپٹہ پر مسح کرنے میں دو روایتیں ہیں: ایک روایت میں ہے کہ یہ جائز ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔

(عمدۃ القاری :101/3 شرح مسلم سعیدی :950/1)

مُفْتیٰ بِہٖ قول یہ ہے اگر ٹوپی یا دوپٹہ اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر (نکل کر) چوتھائی سر کو تر کردے تو مسح ہوجائے گا۔ (عالمگیری۔ بہارشریعت)

۴: ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا

پیروں کے دُھونے پر دلائل

قرآن مجید، اَحادیث اور اِجماعِ علماء سے وضو میں پیروں کے دھونے کی فرضیت ثابت ہے اور وضو میں پیروں پر مسح کرنا جائز نہیں اور شیعہ اس کے قائل ہیں کہ وضو میں پیروں پر مسح کیا جائے ان کو دھویا نہ جائے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے'' وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ'' اور لام پر زبر ہے اور اس کا عطف'' فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ'' (اپنا چہرہ ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ)۔ صحابہ کرام میں سے حضرت علی، ابن مسعود ؓ کی بھی یہی قراءت ہے اور قراء میں سے ابن عامر، نافع اور کسائی کی بھی یہی قرأت ہے اور عاصم سے بھی ایک روایت یہی ہے (الحاوی الکبیر :49/1) اور اس قراءت کا تقاضا یہ ہے کہ پیروں کا دھونا فرض ہو اور حسبِ ذیل حدیث بھی اس پر دلیل ہے کہ پیروں کا دھونا فرض ہے۔

حدیث 54: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں کہ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا۔ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ﷺ ہم سے آملے۔ درآنحالیکہ ہم نے نمازِ عصر میں دیر کردی۔ سو ہم وضو کرنے لگے اور پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ ﷺ نے بہ آواز

بلند دو یا تین بار فرمایا: ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہو۔

(بخاری کتاب الوضوء4 باب غسل الرجلین 27 حدیث 158، 163 مسلم کتاب الطہارۃ 3 باب وجوب غسل الرجلین 9 حدیث: 354-241 یہی روایت شیعوں کی تفس مجمع البیان میں بھی درج ھے، جلد دوم جزء سوم ص 165 مطبوعہ تہران جدید)

اس حدیث سے تین مسائل ثابت ہوئے: ایک یہ کہ جب موزے نہ پہنے ہوئے ہوں وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے، مسح جائز نہیں، اسی پر تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور سا اُمت کا اِجماع ہے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ ہمیشہ پاؤں ہی دھویا کرتے ت دوسرے یہ کہ دھوئے جانے والے اعضاء کو مکمل دھونا فرض ہے حتیٰ کہ انگوٹھی کے نیچے اور بالی کے سوراخوں میں پانی پہنچانا وضو اور غسل میں فرض ہے۔ تیسرے یہ کہ گناہِ صغیرہ پر سخت عذا ہوسکتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح: 286/1)

حدیث 55: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اَنَّ رَجُلًا تَوَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَاَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى۔ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ایک ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی۔ نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کو دیکھ لیا اور فرمایا: جاؤ اچھی طرح اپنا وضو کرو وہ لوٹ گیا اور پھر نماز پڑھی۔

(مسلم کتاب الطہارۃ 3 باب وجوب استیعاب 10 حدیث: 359-244)

حدیث 56: عَنْ ابی حیۃ قال: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ اِ الْكَعْبَيْنِ وَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ طُهُوْرَ نَبِيِّكُمْ ﷺ۔ ابوحیہ بیان کرتے ہیں: م نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا اور کہا: میں نے یہ ارا کیا کہ تمہیں تمہارے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ دکھاؤں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 26/1)

آیتِ وضو میں قراءتِ جر سے علماء شیعہ کے اِستدلال کے جوابات۔

قرآنِ پاک کی آیتِ کریمہ میں قراءتِ جر کی تقدیر پر بھی وَاَرْجُلِكُمْ کا عطف اَيْدِيَكُمْ پر ہے اور اس پر جر (زیر) جوار کی وجہ سے ہے۔ اس کی نظیر یہ آیت ہے: اِ اَخَافُ علیکم عَذَابَ یومٍ اَلِیْمٍ بے شک میں تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف کر

ہوں۔ (سورہ ہود آیت: 26) اس آیت میں اَلِیْمٍ عذاب کی صفت ہے۔ اس اعتبار سے اس پر نصب (زبر) ہونی چاہئے تھی لیکن چونکہ اس کے جوار میں یومٍ پر جر ہے، اس لئے اس کو بھی جر دے دی گئی، اس کو جر جوار کہتے ہیں، اسی طرح اَرْجُلِكُمْ کا عطف اَيْدِيَكُمْ پر ہے۔ اس وجہ سے اس پر نصب ہونی چاہئے تھی لیکن اس کے جوار میں بِرُءُوْسِكُمْ چونکہ مجرور ہے اس لئے اس کو بھی جر دے دی گئی لہٰذا یہ جر جوار ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے: اَرْجُلَكُمْ اور اَرْجُلِكُمْ دو متواتر قرأتیں ہیں اور جس طرح قرآن مجید کی آیات میں باہم تعارض نہیں ہے، اسی طرح قرآن مجید کی قرأت میں بھی باہم تعارض نہیں ہے اور اَرْجُلَكُمْ کا معنی ہے۔ پیروں کا دھونا اور اَرْجُلِكُمْ کا معنی ہے پیروں پر مسح کرنا۔ اسلئے اَرْجُلَكُمْ کی قرأت اس حال پر محمول ہے، جب وضو کرنے والے نے موزے نہ پہنے ہوں اور اَرْجُلِكُمْ کی قرأت اس حال پر محمول ہے جب وضو کرنے والے نے موزے پہنے ہوں، یعنی جب موزے پہنے ہوں تو پیروں پر مسح کرو اور جب موزے نہ پہنے ہوئے ہوں تو پیروں کو دھولو، اس طرح ان دونوں قرأتوں میں کوئی تعارض نہیں رہے گا۔

علماء شیعہ کی عقلی دلیل کا جواب۔

علماء شیعہ نے کہا ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور وضو میں جن اعضاء پر مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان کو ترک کر دیا جاتا ہے، سو اگر وضو میں پیروں کے دھونے کا حکم ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا اور جب کہ تیمم میں پیروں کو ترک کر دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وضو میں پیروں کا حکم مسح کرنا ہے۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ قرآن مجید میں مذکور ہے نہ کسی حدیث میں، یہ محض ذہنی اختراع ہے، اللہ تعالی نے وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا حکم دیا ہے، وہ چہرہ، ہاتھ اور پیر ہیں، ان کو دھویا جائے گا اور جس عضو پر مسح کا حکم دیا ہے وہ سر ہے، اس پر مسح کیا جائے گا اور اللہ تعالی نے تیمم کے لئے قیاس کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ قرآن وحدیث میں تیمم کیلئے صریح حکم ہے کہ چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا جائے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ قیاس اور قاعدہ غسل سے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ تیمم جس طرح وضو کی

فرع ہے، اسی طرح غسل کی بھی فرع ہے اور جب تیمم میں چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا جاتا ہے اور باقی بدن کو ترک کیا جاتا ہے تو چاہئے کہ غسل میں صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھولیا جائے اور باقی بدن پر مسح کرلیا جائے اور جب کہ بالاتفاق غسل میں ایسا نہیں کیا جاتا تو معلوم ہوا کہ یہ قاعدہ اور قیاسِ فاسد ہے۔

(شرح مسلم سعیدی :1/889-894 تبیان القرآن :3/102)

وضو میں پاؤں دھونے کا ثبوت کتبِ شیعہ سے۔

حدیث 55: حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے آباؤاجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک دفعہ بیٹھا وضو کررہا تھا کہ اِتنے میں حضورِ اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ ابھی میں نے وضو شروع ہی کیا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو اور صاف کرو پھر میں نے تین مرتبہ منہ دھویا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: دو ہی دفعہ کافی تھا پھر میں نے اپنے دونوں بازو دُھوئے اور اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہی دفعہ کافی تھا وَغَسَلْتُ قَدَمَیَّ پھر میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! (کرم اللہ وجہہ) اُنگلیوں کے درمیان خلال کر اللہ تمہیں آگ کے خلال سے بچائے۔

(الاستبصار جلد اول ص 65 باب وجوب المسح علی الرجلین، تہذیب الاحکام جلد اول ص 93 فی صفۃ الوضو والفرض منہ)

اَلحمدللہ! شیعوں کی معتبر کتاب سے پاؤں دھونے کا ثبوت مل گیا۔ یہ طریقۂ وضو اس شخصیت کا ہے جو تمام اہل بیت کے جدِ اعلیٰ اور مسلمانوں کے خلیفہ ہیں اور اس وضو کا معائنہ فرمانے والے خود رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اس سے زیادہ صحیح اور معتبر وضو اور کون سا ہوسکتا ہے۔ صحیح ترین وضو کی ترتیب اور کیفیت کے اعتبار سے وہی ہے جس پر اہل سنت کاربند ہیں اور اہل سنت ہی اہل بیت کے سچے محب ہیں اور شیعہ جو حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت کرام والا وضو نہیں کرتے، وہ اہل بیت کے محب کیسے ہوسکتے ہیں بلکہ شیعوں کے وضو کی ترتیب قرآن کے بھی خلاف ہے۔ قرآن نے پہلے منہ دھونے کا حکم دیا ہے۔ یہ پاؤں سے شروع کرتے ہیں، صرف وضو ہی نہیں بلکہ ان کی ہر بات ہی اُلٹی ہے۔ بتاؤ جو قرآن کے خلاف چلے وہ صراطِ مستقیم پر ہو سکتا ہے؟

وضو کی سنتیں

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

۱: وضو میں عبادت کی نیت کرنا۔
۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر وضو شروع کرنا۔
۳: پہنچوں تک تین بار ہاتھ دُھونا۔
۴: کلی کرنا۔
5: مسواک کرنا۔
۶: ناک میں پانی ڈالنا۔
۷: داڑھی میں خلال کرنا۔
8: ہاتھ اور پیروں کی اُنگلیوں میں خلال کرنا۔
9: پورے سر کا مسح کرنا۔
۱۰: کانوں کے ظاہر و باطن کا اُسی گیلے پانی سے مسح کرنا۔
۱۱: قرآنِ کریم میں اعضائے مذکورہ کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا۔
۱۲: وضو کے تمام افعال کو پے در پے کرنا۔
۱۳: ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (شرح مسلم سعیدی :1/394)

سنت نمبر ۱: دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔

ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے کی ضرورت ہو یا نہ ہو، وضو کرنے والا نیند سے بیدار ہو یا نہ ہو لیکن نیند سے بیدار ہونے کی صورت میں ہاتھوں کو دھونے کی زیادہ تاکید ہے۔

حدیث 56: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے

رات کہاں گزاری۔

(مسلم کتاب الطهارة 3باب كراهة غمس المتوضئ 26حديث :416-278 بخاری
کتاب الوضوء باب الاستجمار وترا:157 -162 مشکوٰۃ کتاب الطهارة باب سنن الو
(،)حديث :391)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کثیر پانی کے لئے قلتین (دو گھڑے کی مقدار پا
معیار نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطلقاً ہاتھ دھونے کا حکم دیا ہے یہ نہیں فرمایا
اگر پانی قلتین سے کم ہو تو پھر ہاتھ دھونا، قلیل پانی میں تھوڑی سی نجاست بھی گر جا
وہ پانی نجس ہو جاتا ہے خواہ وہ نجاست اس پانی کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل نہ کر
کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے سات بار دھونا ضروری نہیں بلکہ تین بار دھونے
چیز پاک ہو جاتی ہے۔

سنت نمبر ۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر وضو شروع کرنا۔

حدیث 57: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:
صَلٰوةَ لِمَنْ لا وُضُوْءَ لَهُ ولا وُضُوْءَ لِمَنْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ۔ جس شخص کا وضو
اس کی نماز نہیں اور جو بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔

(ابو داود: کتاب الطهارة 1باب فی التسمية على الوضوء 48حديث :92، ابن ماجه کتا
الطهارة 2باب 41حديث 393 مشکوٰۃ کتاب الطهارة باب سنن الوضوء(،) حدیث :2

وضو سے قبل بسم اللہ پڑھنا عام علماء کے نزدیک مستحب ہے اور یہاں کمال کی نفی ہے
جو وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا: "ا
ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑا ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ" اس آیتِ کریمہ میں وضو کے چار فر
بیان کئے گئے ہیں۔ اگر بسم اللہ کو ضروری قرار دیا جائے تو پھر وضو کے پانچ فرض ہو جائیں
لہٰذا یہ قرآن کے خلاف ہوگا اور بسم اللہ واجب بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ وضو میں کوئی چیز واجب
نہیں ہے۔ اسلئے ثابت ہو گیا کہ وضو میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اس حدیث کی وضاحت
دوسری حدیث میں کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ حدیث ضعیف السند بھی ہے۔ اس کے ا

راوی ابن ابی فدیک کے متعلق محمد بن سعد نے کہا: یہ حجت نہیں۔ محمد بن موسیٰ کے متعلق ابو حاتم رازی نے کہا: یہ شیعہ تھا۔ یعقوب بن سلمہ الذہبی نے کہا: یہ حجت نہیں ہے۔

حدیث 58: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ . . . وَمَنْ تَوَضَّأَ و لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔ جو وضو کرے اور اللہ کا نام لے تو وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو وضو کرے اور اللہ کا نام نہ لے تو صرف وضو کی جگہ ہی کو پاک کرتا ہے۔

(دار قطنی، مشکوٰۃ کتاب الطهارة باب سنن الوضوء(،) حديث 428 بهار شريعت :10/2)

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہاں گناہوں سے پاکیزگی مراد ہے یعنی وضو کے اوّل میں بسم اللہ پڑھ لینے کی برکت سے سارے جسم کے بیرونی اور اندرونی گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم میں دل اور دماغ بھی ہے۔ بسم اللہ نہ پڑھنے سے ظاہری اعضاء کے گناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں، اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں: بسم اللہ سے وضو شروع کرنا سنت ہے۔

حدیث 59: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَإِنَّ حَفَظَتَكَ لا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تَحْدُثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءِ۔

اے ابو ہریرہ! (رضی اللہ عنہ) جب تم وضو کرو تو کہو بسم اللہ والحمد للہ پھر تمہارے کراماً کاتبین اس وقت تک تمہاری نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تم اس وضو پر قائم رہو گے۔

(رواه الطبرانی فی الصغير 131/1 الحديث :196 مجمع :220/1)

سنت نمبر ۳: مسواک

مسواک کرنی چاہئے: لکڑی کی معروف مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ ٹوتھ برش مسواک کا متبادل نہیں ہے بلکہ ماہرین نے اعتراف کیا ہے کہ جب برش کو ایک بار استعمال کر لیا جاتا ہے تو اس میں جراثیم کی تہہ جم جاتی ہے۔ پانی سے

ڈھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نشوونما پاتے رہتے ہیں۔ برش کے باعث دانتو
اوپری قدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے۔ برش کے استعمال سے مسوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ
جاتے ہیں۔ جس سے دانتوں اور مسوڑوں کے درمیان خلا (Gap) پیدا ہو جاتا ہے اور
میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں۔ اس سے دیگر بیماریوں
علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے
بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

مسواک سے دانتوں اور مسوڑوں کی تکلیف دور ہوتی ہے۔

ایک تاجر کا کہنا ہے ”سوئٹزر لینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں
تحفۃً مسواک پیش کی، اس نے خوش ہو کر اس کو چوم لیا اور ایک دم اس کی آنکھوں سے آ
چھلک پڑے، اس نے جیب سے ایک رومال نکالا، اس کی تہ کھولی تو اس میں تقریباً دو انچ
سا مسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا: میرے اسلام قبول کرنے کے وقت پر مسلمانوں نے
یہ مسواک تحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اس کو استعمال کر رہا تھا، یہ ختم ہونے کو تھا
مجھے تشویش تھی کہ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عنایت فرما دی۔ اس
بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مسوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے ڈینٹسٹ
سے ان کا علاج نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے اس مسواک کا استعمال شروع کیا، تھوڑے ہی دنو
میں افاقہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا، وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا: میری دوا سے تمہارا مر
اتنی جلدی دور نہیں ہو سکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہو گی۔ میں نے ذہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ
مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری برکت مسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مسوا
دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

منہ کے چھالے کا علاج۔

اطباء کا کہنا ہے: ”بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیزابیت سے منہ میں چھالے پڑ جا
ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کے لئے منہ میں تا
مسواک ملیں اور اس لعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھیرتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض

ٹھیک ہو چکے ہیں“۔ سائنس دان جو بات آج تجربات کے نتیجے میں بتا رہے ہیں ہمارے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودہ سو سال پہلے بتا دی تھیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **فی السواك عشر خصال : يُطَيِّبُ الْفَمَ وَيُذْهِبُ البلغم والحفر ويجلوا لبصر ويشد اللثة ويصحح المعدة وَيُوَافِقُ السُّنة وَيُفَرِّحُ الملائكة وَيُرْضِي الرب ويزيد في الحسنات:** مسواک میں دس خوبیاں یا دس فوائد ہیں: مسواک منہ کو پاکیزہ کرتی ہے، بلغم کو دور کرتی ہے، سوراخوں کو بند کرتی ہے، آنکھوں کی روشنی تیز کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، معدہ کو صحیح رکھتی ہے، سنت کے مطابق ہے، فرشتوں کو خوش کرتی ہے، رب کو راضی کرتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

(جامع صغیر حدیث 5930)

حدیث 60: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ** اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر کر دیتا یعنی فرض کر دیتا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن ترغیب حدیث :320 بہار شریعت :10/2)

علامہ نووی فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جس چیز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم وارد نہ ہو، اس میں نبی کریم ﷺ کے لئے اجتہاد کرنا جائز ہے۔ یہ اکثر اصحابِ اُصول اور جمہور فقہا کا مذہب ہے اور یہی صحیح ہے۔ (شرح مسلم نووی)

اس حدیث کی فقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے کہ آپ ﷺ جس چیز کو چاہیں اُمت پر واجب کر دیں اور جس چیز سے چاہیں اُمت کو روک دیں، احکامِ شرعیہ آپ ﷺ کی طرف **مفوض** ہیں لیکن آپ ﷺ کا احکام نافذ کرنا مشیتِ الٰہی کے تابع ہے۔ اللہ تعالیٰ بالذات شارع ہے اور آپ **بِالتّبع** شارع ہیں۔

خوشبو اور مسواک کو ہر نماز کے وقت فرض کرنے کا اختیار۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ وَالطِّيْبِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔** اگر مشقتِ امت کا

خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک اور خوشبو فرض کر دوں۔

(ابو نعیم فی کتاب السواک بسند حسن وسعید بن منصور فی سننه عن مکحول مرسلا

(الامن والعلی ص:175)

یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمادی۔ نبی کریم ﷺ اُمت پر بڑے رحیم و کریم ہیں ،مسواک اور خوشبو فرض نہیں فرمائی تا کہ میری امت اس فرض کو چھوڑ کر گنہگار نہ ہو جائے ا... فرض تو نہیں ہے لیکن سنت ضرور ہے، جو اہل محبت ہو گا وہ نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے پیار ضرور کرے گا۔

حدیث 61: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهُ مُطَيِّبَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔ مسواک کا التزام رکھو وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا کا۔

(احمد:5599،ترغیب کتاب الطهارة: 326، بهار شریعت :10/2)

حدیث 62: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَضْلُ الصَّلَاةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک پڑھی جائے ستر حصے افضل ہے۔

(احمد :25135،ترغیب کتاب الطهارة: 336 ،بهار شریعت :11/2)

ایک روایت میں ہے: "رکعتان بِالسواکِ اَفْضَلُ من سَبْعِيْنَ رکعةً بغير سواكٍ" دو رکعتیں مسواک کے ساتھ ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بغیر مسواک کے ادا کی جائیں۔ (جامع صغير حديث :4467)ترغيب كتاب الطهارة: 338)

حدیث 63: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تُجْزِءُ مِنَ السِّوَاكِ الأَصَابِعُ" اُنگلیاں مسواک کرنے سے کفایت کرتی ہیں۔

(بيهقي سنن كبرىٰ 41/1 شرح مسلم سعيدى 913/1)

علامہ عینی فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک عرضاً

کی جائے طولاً نہ کی جائے۔ مسواک دانتوں اور زبان پر کی جائے، مسواک کو دائیں ہاتھ سے پکڑے، مسواک کرتے وقت تین بار پانی لینا مستحب ہے، مسواک کی لمبائی ایک بالشت اور موٹائی ایک چھنگلی یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہونی چاہئے، مستحب یہ ہے کہ پیلو کے درخت کی مسواک بنائی جائے اور اگر وہ خشک ہو تو اس کو پانی میں بھگو کر نرم کر لیا جائے۔ محیط میں مذکور ہے کہ عورت کے لئے دنداسہ کرنا مسواک کے قائم مقام ہے اور جب کسی کو مسواک میسر نہ ہو تو اُنگلی سے دانت صاف کرلے۔ (عمدة القاری :185/3 شرح مسلم سعیدی :912/1)

سنت نمبر ۴: کلی کرنا اور ناک میں تین تین بار پانی ڈالنا۔

حدیث 64: عَنْ ابی حیة قال: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ۔

ابو حیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، ہاتھ دھوئے حتیٰ کہ ان کو صاف کرلیا پھر تین بار کلی کی پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار کلائیاں دھوئیں پھر ایک بار سر پر مسح کیا پھر اپنے قدموں کو ٹخنوں سمیت دھویا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے یہ پسند کیا کہ تم کو دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب الطهارة حدیث :45، مشکوة کتاب الطهارة باب سنن الوضوء (4) حدیث :410، نسائی کتاب الطهارة 1 باب عدد غسل الیدین 79 حدیث: 95 ابوداود:109)

اس حدیث کا مدلول یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین بار کلی کی اور ہر بار کلی کے لئے الگ پانی لیا تاہم ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ الگ الگ پانی لیا جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعضاء کا دھونا تین تین بار سنت ہے اگر مسح ایک ہی بار۔ یہ حدیث حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے الگ الگ پانی لینے پر ہماری دلیل امام طبرانی کی یہ روایت ہے:

حدیث 65: حضرت کعب بن عمرو یامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ
تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا يَأْخُذُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مَاءً جَدِيْدًا۔ رسول اللہ ﷺ
نے وضو کیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور ہر بار نیا پانی لیا۔
(طبرانی:181/19)

اِس حدیث کو امام ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے اور ان کا سکو
اس حدیث کی صحت پر ان کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔ (عمدۃ القاری:265/2)

حدیث 66: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کر
ہوئے فرمایا: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔
آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی تین بار تین چلو پانی سے۔
(بخاری کتاب الوضوء 4 باب مسح الراس 42 حدیث :185-192 مسلم کتاب الطہ
3 باب 7 حدیث :346 -235 مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء (4) حدیث :94

سنت نمبر ۵: پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔

حدیث 67: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ ب
کرتے ہوئے فرمایا: "ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْ
حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَ
رِجْلَيْهِ" پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں کو آگے
پیچھے لے گئے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا پھر انہیں گدی تک لے گئے پھر انہیں واپس
جگہ پر لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔
(بخاری کتاب الوضو 4 باب مسح الراس 42 حدیث :179-185-192 مسلم کتاب الطہا
3 باب 7 حدیث :346 -235 مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضو 4 حدیث :394)

سنت نمبر ۶: کانوں کا مسح کرنا

حدیث 68: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "
رسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَخَالَفَ إِبْهَامَيْهِ إِلَى ظَا

أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا" رسول اللہ ﷺ نے اپنے کانوں کا مسح کیا کانوں
کے اندر اپنی (سبابہ) اُنگلیاں ڈالیں اور کانوں کی پشت پر اپنے انگوٹھے رکھے اور کانوں کے
ظاہر و باطن پر مسح کیا۔
(ابن ماجۃ کتاب الطہارۃ 2 باب ما جاء فی مسح الاذنین (52) حدیث:433 مشکوٰۃ
کتاب الطہارۃ باب سنن الوضو 4 حدیث 413)

کانوں کا مسح سر کے ساتھ ہی کیا جائے گا نئے پانی کی ضرورت نہیں۔

حدیث 69: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ دونوں کان سر سے ہیں۔
(ابن ماجۃ کتاب الطہارۃ 2 باب اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ (53) حدیث:439، ترمذی
27/1 حدیث: 35 مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء 4 حدیث 416)

سنت نمبر ۷: داڑھی میں خلال کرنا سنت ہے۔

حدیث 70: عن عثمان ص أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ: حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے۔
(ترمذی کتاب الطہارۃ 1 باب 23 حدیث :29، مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء
4 حدیث 409)

سنت نمبر ۸: ہاتھوں اور پیروں کی اُنگلیوں میں خلال کرنا سنت ہے۔

حدیث 71: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: "إذا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ"۔ جب تم
وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پیروں کی اُنگلیوں میں خلال کرو۔
(ترمذی کتاب الطہارۃ 1 باب 30 حدیث :37، مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ
باب سنن الوضو (4) حدیث 406)

سنت نمبر ۹: ہر عضو کو تین تین بار دھونا سنت ہے۔

حدیث 72: عن عمرو بن شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يارسو لَ اللهِ كيفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَاءَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ

ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَ
إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فِى أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ إِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وبِالسَّبَّابَتَيْ
بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَ
هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا
روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا یارسو
اللہ! (ﷺ) وضو کس طرح ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ا
ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا پھر اپنی کلائیوں کو تین بار دھویا پھر اپنے
کا مسح کیا اور اپنی (دو سبابہ) انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور اپنے انگوٹھوں سے ا
کانوں کی پشت پر مسح کیا اور انگلیوں سے کانوں کے باطن پر مسح کیا پھر اپنے دونوں پیروں
تین تین بار دھویا پھر فرمایا: اس طرح وضو ہوتا ہے جس نے اس پر زیادتی کی یا کمی کی اس
برا کام کیا۔

(ابوداود كتاب الطهارة 1 باب الوضوء ثلاثا 51 حديث: 116، مشكوة كتاب الطهارة باب سنن الوضوء 4 حديث 417 ابن ماجه كتاب الطهارة 2 باب 48 حديث: 416)

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس نے تین بار دھونے کو طہارت کے لئے ناکافی جا
کر زیادتی کی اس نے ظلم کیا، ورنہ اگر مزید صفائی کے قصد سے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے
لئے تین بار سے زیادہ دھویا تو وہ مباح ہے۔ یا جس نے تین بار دھونے کو طہارت کے لئے
زائد جان کر کمی کی اس نے ظلم کیا ورنہ ایک یا دو بار دھونا بھی آپ سے ثابت ہے۔

سنت نمبر ۱۰: نیت کرنا

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک وضو میں عبادت کی نیت کرنا سنت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک، وضو سے پہلے وضو کی نیت کرنا فرض ہے۔ امام مالک اور امام احمد علیہ الرحمہ کے نزدیک نیت کرنا طہارت کی شرط ہے۔ وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ تمام اعمال کی صحت کا مدار نیت پر ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ بیع، شراء، نکاح، طلاق، رد اور قبول کوئی چیز بھی نیت کے بغیر صحیح نہ ہو،

اس لئے حدیث کا معنی یہ ہے کہ تمام اعمال کا ثواب نیت پر موقوف ہے۔ لہٰذا اگر طہارت کے قصد کے بغیر کوئی شخص بارش میں نہالے تو اس کا غسل اور وضو صحیح ہوگا اور اس سے نماز صحیح ہوگی اگرچہ طہارت کا ثواب اس کی نیت سے ملے گا۔

سنت نمبر ۱۱: دائیں عضو کو بائیں سے پہلے دھونا سنت ہے۔

حدیث 73: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ۔ نبی کریم ﷺ بقدر طاقت اپنے تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ اپنی طہارت کرنے میں اور کنگھی کرنے میں اور نعلین پہننے میں۔

(بخاری كتاب الصلوة 8 باب التيمن فى دخول المسجد 47 حديث :408-426 مسلم كتاب الطهارة باب التيمن فى الطهور 19 حديث: 395-268، مشكوة كتاب الطهارة باب سنن الوضوء (4) حديث: 400)

حدیث 74: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِمَيَامِنِكُمْ۔ جب تم پہنو اور وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔

(ابوداود كتاب اللباس 26 باب فى الانتعال 44 حديث 3612 مشكوة كتاب الطهارة باب سنن الوضو (4) حديث 401)

سنت نمبر ۱۲: گردن کا مسح کرنا سنت ہے۔

حدیث 75: حضرت کعب بن عمرو یامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا يَأْخُذُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مَاءً جَدِيْدًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا فَلَمَّا مَسَحَ رَأْسَهُ قَالَ هَكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مِنْ مُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى بَلَغَ بِهِمَا إِلَى أَسْفَلِ عُنُقِهِ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ" رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، آپ ﷺ نے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور ہر بار نیا پانی لیا، تین بار چہرہ دھویا پھر جب سر کا مسح کیا اور فرمایا: اس طرح، اور اپنے ہاتھ سے سر کے اگلے حصے کی طرف اشارہ کیا اور ان کو گدی کی طرف سے گردن کے نیچے تک لے گئے۔ (طبرانی: 181/19)

حدیث 76: حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرما
مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِيَدَيْهِ عَلَى عُنُقِهِ وَقِيَ الْغُلَّ يوم القيامة۔ جس نے وضو کیا
اپنے ہاتھوں سے گردن پر مسح کیا وہ قیامت کے دن گردن میں بیڑیاں پہنانے سے
گیا۔(اعلاء السنن :66/1)

حدیث 77: حضرت موسیٰ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَ
رَأْسِهِ وَقِيَ الْغُلَّ يوم القيامة۔ جس نے گردن سمیت سر کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گرد
میں بیڑیاں پہنانے سے بچ گیا۔(اسرار المرفوعه حدیث:828، تلخیص ابن حجر 92/1

ملا علی قاری اور ابن حجر عسقلانی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں: یہ حدیث موقوف ہے لیکن حک
مرفوع ہے کیونکہ ایسی بات اپنی طرف سے نہیں کہی جاسکتی ۔ملا علی قاری فرماتے ہیں: ا
حدیث کو ابن عمر والی مرفوع حدیث سے تقویت حاصل ہوتی ہے جسے ''مسند الفردوس'' میں
ضعیف کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ والضَّعِيفُ يُعْمَلُ به فی فَضَائِلِ الأعما
اتفاقا۔ولذا قال أَئِمَّتُنَا :إِنَّ مَسْحَ الرَّقَبَةِ مُسْتَحَبٌّ أَوْ سُنَّةٌ۔اور ضعیف حدی
فضائل اعمال میں بالاتفاق معمول بہ ہے۔اسی لئے ہمارے ائمہ نے فرمایا ہے: کہ گردن کا
مستحب یا سنت ہے۔ (اسرار المرفوعه حدیث:828 ص:209)

علامہ بغوی اور قاضی شوکانی کا میلان بھی اسی طرف ہے۔(نیل الاوطار:204/1)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی غیر مقلد (اہل حدیث) نے بھی اسی کی تائید کی ہے اور ک
ہے کہ گردن پر مسح کو بدعت کہنا غلط ہے نیز یہ کہ تلخیص الحبیر کی مندرجہ بالا عبارت اور ا
سلسلہ کی دیگر روایات قابل استدلال ہیں۔خصوصاً جب کہ کوئی حدیث ان کے مخالف نہیں ہے۔

(بدور الأهلّة ص ۲۸)

سنت نمبر 13: ترتیب اور پے در پے وضو کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک امتِ مسلمہ کا اس پر مسلسل عمل رہنا، اس
کی واضح دلیل ہے۔

وضوتوڑنے والے اُمور

سبیلین یعنی اگلے مخرج اور پچھلے مخرج سے جو چیز نکلے مثلاً بول و براز، اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے وضوٹوٹنے کے اسباب میں سے بیان فرمایا ہے: (پاخانہ پیشاب وغیرہ) ''أو جَآءَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ'' یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے۔(سورہ المائدہ آیت:٦)

ہوا کا خروج بھی ناقضِ وضو ہے۔

حدیث 78: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لایَزَالُ الْعَبْدُ فی صَلاةٍ ما کانَ فی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاةَ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: الصَّوْتُ يعنِي الضَّرْطَةَ۔ مسجد میں نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے جب تک کہ اس کو حدث لاحق نہ ہو۔ایک عجمی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حدث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہوا کا خارج ہونا۔

(بخاری کتاب الوضوء 4 باب من لم یر الوضوء 34 رقم الحدیث :170 -135-176)

جسم سے خون یا پیپ نکلے یا منہ بھر کر قے آئے تو اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث 79: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلا اَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ فَقَالَ: لا، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔ یارسول اللہ! (ﷺ) میں ایسی عورت ہوں جس کو مسلسل حیض آتا

رہتا ہے اور میں بالکل پاک نہیں ہوتی۔کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ف
:نہیں یہ صرف رگ سے خون نکلتا ہے رحم سے نہیں نکلتا ہے۔سو جب تمہیں حیض آئے تو نماز
دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون دھو لو اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کیلئے ایک بار وضو کر لو حتیٰ
دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

(مسلم کتاب الحیض 4باب المستحاضہ14 حدیث:501 -333بخاری کتاب الو
4باب غسل الدم 63حدیث221-228 مشکوٰۃ کتاب الطھارۃ باب المستحاضہ :57

اس حدیث میں رگ سے نکلنے والے خون کو وضو ٹوٹنے کی علت فرمایا۔سو جہاں بھی
علت پائی جائے گی وضو ٹوٹ جائے گا۔

حدیث 80: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر
اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ ہر بہنے والے خون سے وضو (لازم) ہے۔

(دار قطنی 157/1 رقم الحدیث :571)

حدیث 81: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر
لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوْءٌ إِلَّا اَنْ يَكُوْنَ دَماً سَائِلًا:
کے ایک قطرہ یا دو قطروں سے وضو نہیں ٹوٹتا، سوا اس کے کہ بہنے والا خون نکلے۔(دار ق
157/1 رقم الحدیث :573-572) امام دارِ قطنی نے ان دونوں سندوں کو ضعیف کہا ہے لیک
تعددِ اسانید سے حدیث حسن لغیرہٖ ہو جاتی ہے۔

حدیث 82: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا: مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلْسٌ أو مَذْيٌ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لْيَبْ
عَلَى صَلاتِهِ وَهُوَ فى ذَلِكَ لا يَتَكَلَّمُ۔ جس شخص نے منہ بھر کر قے کی یا اس کی نکسیر پھو
گئی یا اس کو اُبکائی آئی یا مذی نکلی تو وہ واپس لوٹے اور وضو کرے اور اپنی نماز پوری کرے اور
اس دوران کلام نہ کرے۔

(ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة 6باب ما جاء فى البناء137 حديث: 1211 دار قطنی
155/1 معجم طبرانی عن ابن عباس)

حدیث 83: عن ابى الدرداء رضى اللهُ عنه أن رسُولَ الله ﷺ قا

فَاَفْطَرَ فَتَوَضَّأَ: قال ابو عيسى وقد رأى غيرُ واحدٍ مِنْ اهلِ الْعلمِ مِنْ اصحابِ النبى وغيرِهِمْ مِنَ التابعين الوُضُوءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وهو قَوْلُ السُّفيانَ الثَّوريِّ وَابْنِ المُبارِكِ واحمدَ واسحاقَ ۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قے آ گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ افطار کیا اور وضو کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا مسلک یہی ہے کہ قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور سفیان، ابن مبارک، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ علیہم کا بھی یہی مسلک ہے۔

(ترمذی كتاب الطهارة1 باب ما جاء فى الوضوء من القيء(64)حديث 80 مشكوٰة
كتاب الصوم باب تنزيه الصوم (3) حديث:2008 ابو داود كتاب الصوم 8 باب الصائم
يستقى عامدا 32حديث :2033، دارمى كتاب الصوم باب القيء للصائم حديث :1665
شرح معانى الاثار:96/2)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ بھر کر قے روزہ توڑ دیتی ہے اور وضو بھی لیکن اس کے بر عکس امام شافعی علیہ الرحمہ کا مسلک یہ ہے کہ قے سے اور خون سے وضو نہیں ٹوٹتا، امام شافعی علیہ الرحمہ کا استدلال اس حدیث سے ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وضو نہیں واجب ہوتا مگر آواز یا بو سے۔

(ترمذى كتاب الطهارة 1باب ما جاء فى الوضوء من الريح56 حديث:69 ابن ماجة
كتاب الطهارة باب لا وضوء الا من حدث حديث:508مشكوٰة كتاب الطهارة باب ما
يوجب الوضوء حديث :310)

اس حدیث سے اِستدلال درست نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ بول و براز نکلنے سے اور جماع سے بھی وضو نہ ٹوٹے۔جب کہ شوافع کے نزدیک عورت کو چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اپنے ذَکر (آلہ تناسل) کو ہاتھ لگانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس حدیث میں ان میں سے کسی کا بھی ذکر نہیں۔اس لئے اس حدیث میں غیر مخرجین سے خون نکلنے اور منہ بھر کے قے کا ذِکر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس شخص کو سنائی ہے جس کو ہوا خارج ہونے کا شک ہوتا رہتا تھا، اس لئے انہوں نے کہا کہ جب تک آواز نہ نکلے یا بد بو نہ آئے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مذی اورودی سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث 84: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے

کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ مذی سے وضواور منی سے غسل کرنا ہے۔

(ترمذی کتاب الطھارۃ 1باب ما جاء فی المَنِي 83 حدیث :106مشکوٰۃ کتاب الطھا
باب ما یوجب الوضوء حدیث :311)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ سوال حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے ذریعے تھا بلا واسطہ نہ تھا، منی اور مذی
فرق یہ ہے کہ منی شہوت توڑ دیتی ہے اور مذی بڑھا دیتی ہے نیز منی دودھ کی طرح سفید
گاڑھی لیس دار ہوتی ہے اور مذی پیشاب کی طرح اور لیس دار بھی۔

نیند سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

اگر کسی شخص کو لیٹے ہوئے نیند آجائے یا کسی چیز سے اس طرح ٹیک لگائے ہوئے
آجائے کہ اس چیز کو ہٹایا جائے تو وہ گر جائے گا، اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

حدیث 85: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: کان رسُولُ اللہِ
یَأْمُرُنَا إِذَا کُنَّا سَفَرًا اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَۃَ أَیَّامٍ وَلَیَالِیھِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَا
وَلٰکِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ سفر کی حالت می
تین دن موزے اتارنے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر جنابت ہوجائے تو موزے اُتار دیں (او
غسل کریں) البتہ پیشاب پاخانہ اور نیند کی وجہ سے موزے اُتارنے کی ضرورت نہیں۔ (بلک
وضو کے وقت پاؤں پر مسح کرلینا کافی ہے۔)

(ترمذی کتاب الطھارۃ 1 باب المسح علی الخفین للمسافر71 حدیث :89
مشکوٰۃ کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین9 حدیث:520)

نوٹ: اس حدیث میں پیشاب، پاخانہ اور نیند کا ایک ہی حکم بیان ہوا ہے کہ ہر دو کی طرح
نیند بھی وضو توڑنے والی ہے۔

حدیث 86: عن ابن عباس رضی اللہ عنھما اَنَّہُ رَأَی النَّبِیَّ ﷺ نَامَ
وَھُوَ سَاجِدٌ حَتّٰی غَطَّ أو نَفَخَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُلْتُ یارسُولَ اللہِ إِنَّکَ قَدْ نِمْتَ
قَالَ: إِنَّ الْوُضُوْءَ لَایَجِبُ إِلَّا مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّہُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ
مَفَاصِلُہُ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو
سجدہ میں سوئے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے خراٹے لئے پھر آپ ﷺ نے
کھڑے ہو کر نماز پوری کی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ تو سو
چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ
جب انسان لیٹتا ہے تو اس کے اعصاب ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔

(ترمذی کتاب الطھارۃ 1 باب ما جاء فی الوضوء من النوم 57حدیث :72 مشکوٰۃ کتاب
الطھارۃ باب المسح علی الخفین9 حدیث:518)

بیٹھے ہوئے ٹیک لگا کر سونا بھی اِسی حکم میں ہے کیونکہ وضوٹوٹنے کی علت اعضاء کا ڈھیلا پڑنا
ہے خواہ لیٹ کر ہو یا بیٹھے ہوئے ٹیک لگا کر حتیٰ کہ جوکوئی بیٹھے ہوئے اونگھے اور اونگھتے میں
گرے، گرنے کے بعد آنکھ کھلے وضو جاتا رہا اور اگر گرنے سے قبل آنکھ کھل گئی پھر گرا تو وضو نہ گیا۔

کھڑے کھڑے یا بغیر سہارا لگائے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

حدیث 87: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "کان أصحابُ رسُولِ اللہِ ﷺ
یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَۃَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُءُوْسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّئُوْنَ"
رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نمازِ عشاء کا انتظار کرتے تھے حتیٰ کہ ان کے سر جھک جاتے تھے پھر
نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے۔

(ابو داود کتاب الطھارۃ1باب فی الوضوء من النوم 79حدیث: 172مشکوٰۃ کتاب
الطھارۃ باب ما یوجب الوضوء حدیث :317)

لہٰذا جس نیند میں اعضاء ڈھیلے نہ پڑیں اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے کہا جاتا ہے کہ
اگر عورت سجدے میں سو جائے تو وضو گیا اور اگر مرد سجدے میں سو جائے تو وضو نہیں
جاتا کیونکہ مرد سجدے میں غافل نہیں ہوسکتا ورنہ گر جائے گا۔ (مرآۃ المناجیح:250/1)

حدیث 88: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتَطْلَقَ الْوِكَا ‘‘ آنکھیں سُرین کا بندھن ہیں تو جب آنکھ سوگئی تو بندھن کھل گیا۔

(دارمی کتاب الطہارۃ 2 باب الوضوء من النوم 48 حدیث :716 مشکوٰۃ کتاب الطہا[رۃ] باب ما یوجب الوضوء حدیث :315)

لہٰذا سونا وضو توڑ دیتا ہے جیسے موت غسل توڑ دیتی ہے مگر نبی اکرم ﷺ کی نیند سے و[ضو] نہیں جاتا کیونکہ وہ غافل نہیں ہوتے اسی لئے ان کی خواب بھی وحی الٰہی ہوتی ہے نیز شہی[د کی] موت غسل نہیں توڑتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خبری کی نیند وضو توڑ دے گی بیٹھے ب[یٹھے] اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس میں اعضاڈھیلے نہیں پڑتے۔

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وضو نہ ٹوٹے کیونکہ بدن سے کوئی نجاست نہیں نکلی لیکن حدیث [میں] تصریح ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ قیاس پر حدیث [کو] مقدم کرتے ہیں۔

حدیث 89: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (دار قطنی حدیث :587)

ہنسنے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور نماز بھی۔

حدیث 90: حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ”بينا النبی ﷺ يصلی [اذ] جاء رجل فوقع فی بئر فضحك بعض القوم فامر رسول الله ﷺ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدُ الْوُضوءَ وَالصلوٰةَ“ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نا[بینا] شخص آیا اور ایک گڑھے میں گر گیا بعض لوگ ہنس پڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہ[نسا] ہے وہ نماز اور وضو دوبارہ لوٹائے۔ (دار قطنی جزء ۱، ص 166 رقم الحدیث :7)

قہقہہ، ضحک اور تبسم میں فرق۔

قہقہہ یہ ہے کہ ہنسنے کی آواز خود سنے اور اس کے ساتھ والا نمازی بھی سنے، اس سے نماز اور وضو دونوں لوٹائے جائیں گے۔ ضحک یہ ہے کہ ہنسنے کی آواز صرف اپنے آپ تک محدود رہے ساتھ والے نمازی تک نہ پہنچے، اس سے صرف نماز ٹوٹتی ہے وضو باقی رہتا ہے۔ تبسم یہ ہے کہ اس میں ہنسنے کی آواز نہیں ہوتی۔ صرف چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے اس سے نہ نماز باطل ہوتی ہے اور نہ وضو۔

عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

امام شافعی اور امام احمد علیہ الرحمہ کے نزدیک جب مرد عورت کے یا عورت مرد کے بدن کو بلا حجاب چھوئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جب تم نے عورتوں کو مس کیا ہو پس پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو۔ وہ اس آیت میں لمس کا معنی چھونا کرتے ہیں، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس آیت میں لمس جماع سے کنایہ ہے یعنی جماع اور مباشرت سے وضو ٹوٹتا ہے صرف چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن مجید میں لمس، مس کے الفاظ میں جماع سے کنایہ ہے۔

(الجامع الاحکام القرآن ج ۳ ص ۶۶)

حدیث 91: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ’’كُنْتُ اَنَامُ بين يدَىْ رسُولِ الله ﷺ وَرِجْلاَىَ فى قِبْلَتِهِ فاذا سجد غمزنى فَقَبَضْتُ رِجْلَىَّ فاذا قام بَسَطْتُهُمَا والبُيُوْتُ يومَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ‘‘ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو رہی تھی اور میرے دونوں پیر آپ ﷺ کے سامنے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میرے پیروں کو ہاتھ لگاتے، میں اپنے پیر سمیٹ لیتی۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو میں اپنے پیر پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دِنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ 8 باب الصلوٰۃ علی الفراش 22 حدیث :369 -382 مسلم کتاب 5 باب 51 حدیث :791-512 مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السترہ 9 حدیث :786)

اس حدیث کی فقہ یہ ہے کہ عورت کے بدن کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نماز میں عمل